نسیمِ حجاز

١

4288

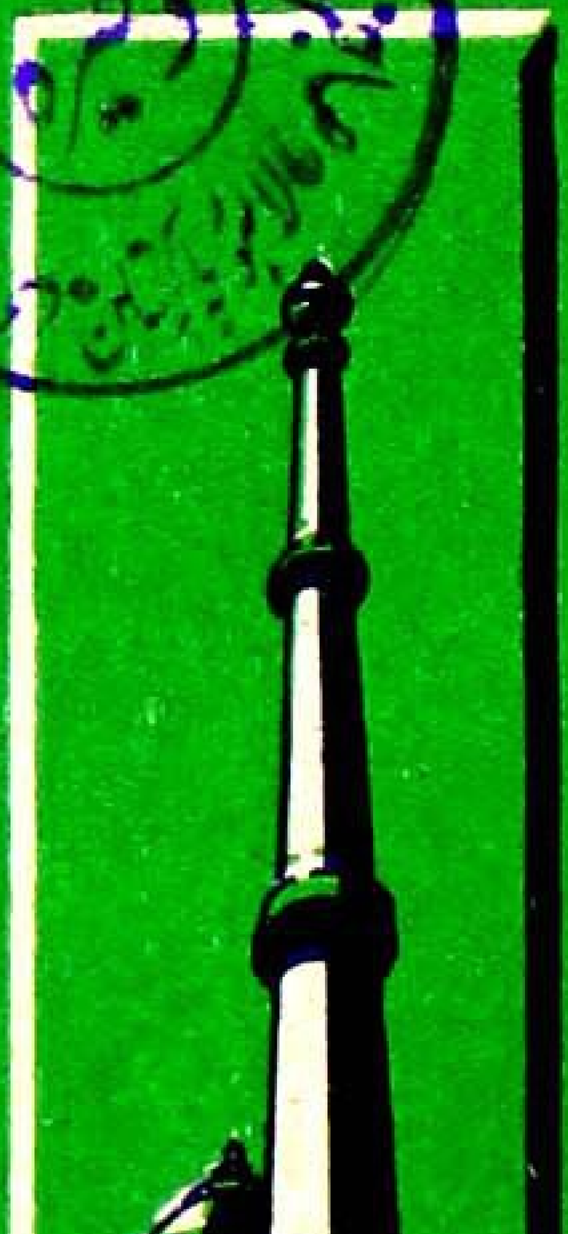

تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور

Marfat.com

Marfat.com

نسیمِ حجاز

سیرت نبوی اور تاریخ اسلام کی روح پرور کہانیاں۔
استقلال۔ شجاعت۔ ایثار۔ جاں نثاری۔ اطاعت۔ خلوص۔
زہد و اتقا۔ اخوت و مساوات۔ خودداری۔ اولوالعزمی۔ توکل
اور خدمت خلق کے سبق آموز سچے واقعات کا مجموعہ

تالیف

صوفی نذر محمد سیال ایم۔ اے

ناشران
تاج کمپنی لمیٹڈ۔ قرآن منزل ریلوے روڈ۔ لاہور

Marfat.com

87523

~~70023~~

Marfat.com

دیباچہ

نسیم حجاز اصل میں ارمغان یثرب کا دُوسرا حصّہ ہے اور اس میں اسلامی تاریخ کے سچے واقعات نہایت دلچسپ پیرایہ میں قلمبند کئے گئے ہیں :-

یہ واقعات اور سچّی کہانیاں مُسلمان بچّوں۔ بچّیوں۔ مردوں اور عورتوں کے دلوں کو الوالعزمی۔ شجاعت۔ استقلال۔ ایثار۔ خودداری۔ جان نثاری۔ وعدہ وفائی۔ اطاعت۔ خلوص عدل وانصاف۔ تواضع۔ رواداری۔ توکّل۔ زُہد واتقا اخوت۔ مساوات۔ خدمت خلق۔ اتباع سُنّت جیسے اخلاقِ حسنہ سے متصف کر دیں گی :-

مُسلمان نوجوانوں کے لئے یہ ایک مشعل راہ ہے جو اس کُفر والحاد کے تاریک دَور میں ان کی صحیح رہنمائی کرے گی اور اس کا مطالعہ ہماری نئی پود کی آبیاری کے لئے آب حیات کا کام دیگا اور ہمارے بچّے اور نوجوان جو مخرب اخلاق ناولوں اور افسانوں کے مطالعہ سے

Marfat.com

اپنی قوّت عمل کھو بیٹھے ہیں۔ اس کے مطالعہ سے اپنے اندر ایک نئی رُوح پائیں گے۔ اور اُن میں ایک سچا اسلامی جذبہ موجزن ہو گا۔

اگر اس کتاب کے مطالعہ سے چند نوجوان بھی سُدھر گئے تو مَیں سمجھوں گا کہ میری تین سال کی محنت بر آور ہوئی۔

مَیں نے ہر دو کتابوں میں حتی المقدور صحیح اور مستند واقعات کو تحقیق کے بعد درج کیا ہے اور ان کی تالیف کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل کُتب کا مطالعہ کیا ہے۔ اور زیادہ تر ان ہی سے استفادہ کیا ہے

صحیح بخاری۔ صحیح مُسلم۔ مشکوٰۃ۔ ترمذی۔ سیرۃ النبی۔ رحمۃ للعالمین۔ سیرۃ الصحابہ۔ اسوۂ صحابہ۔ سیر انصار۔ سیر الصحابیات۔ خُلفائے راشدین۔ مہاجرین۔ تابعین۔ تاریخ اسلام معین الدین شاہ۔ تاریخ اسلام اکبر نجیب آبادی۔ تاریخ الاُمّت۔ تاریخ الخلفا۔ تاریخ حریّت اِسلام۔ سیرۃ ابن ہشام۔ سیف اللہ۔ اخلاق النبی۔ خاتُون جنّت۔ اشاعت اسلام۔ زاد المعاد امام ابن قیّم۔ تاریخ اِسلام امیر علی۔ سیرۃ الصدیق۔ الفاروق۔ سیرۃ امام حسین۔ مغازی الرسول واقدی۔ فتوُح الشام۔ فتوُح المصر۔ فتوُح العجم۔ واقدی۔ تذکرۃ الاولیا (عطار) وغیرہ وغیرہ۔

سیال

Marfat.com

خدا اپنے گھر کی حفاظت خود کرتا ہے

مکہ شریف ابتدائے آفرینش ہی سے ایک مقدس اور پاکیزہ مقام قرار دیا گیا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے اسماعیل کے ساتھ مل کر وہاں خانہ کعبہ کی بنیاد رکھی۔ یہ خدا کی عبادت کے لئے پہلا گھر تعمیر ہوا اور اسے تمام حملوں سے مامون و محفوظ رکھا گیا۔

قریش اس حرم کے خدمت گزار تھے اور نبی کریمؐ کی ولادت کے وقت آپ کے دادا عبدالمطلب اس کے متولی تھے۔

خانہ کعبہ کی تعمیر سے لے کر اس وقت تک کسی بادشاہ کو کعبہ پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی لیکن شاہ حبشہ کے نائب ابرہہ نے جو یمن کا حاکم تھا یمن میں ایک بہت بڑا گرجا تعمیر کرایا اور لوگوں کو مجبور کیا کہ کعبہ کی بجائے حج کرنے کے لئے یمن کا رخ کریں لیکن جب

Marfat.com

وہ اس میں کامیاب نہ ہوا تو ایک بہت بڑا لشکر لے کر مکّہ پر چڑھائی شروع کر دی تاکہ بیت اللہ کو گرا دے۔ اس کے ساتھ ہاتھیوں کی ایک بہت بڑی فوج تھی۔

مکّہ شریف کے قریب پہنچنے پر ابرہہ نے اپنے ایک سردار اسود بن مقصود کو آگے بھیجا جس نے اہلِ مکّہ کی بکریاں اور اونٹ پکڑ لئے۔ اِن اونٹوں میں عبدالمطلب کے دو سو اونٹ تھے۔

عبدالمطلب کو جب علم ہوا کہ کعبہ کو گرانے کے لئے ایک زبردست حملہ آور نے چڑھائی کی ہے اور اس کے ایک سردار نے ان کے اونٹ پکڑ لئے ہیں تو وہ سیدھے ابرہہ کے پاس گئے۔ عبدالمطلب نہایت ہی خوبصورت بارُعب اور باوقار بزرگ تھے۔ جب ابرہہ نے انہیں آتے دیکھا تو آگے بڑھ کر استقبال کیا۔ اپنے ساتھ بٹھا لیا۔ اور پوچھا کیسے آنا ہوا؟ آپ نے جواب دیا آپ کے سردار ہمارے کچھ اونٹ اور بکریاں پکڑ لائے ہیں انہیں واپس کر دیا جائے۔ پھر ابرہہ نے پوچھا کوئی اَور ارشاد؟ آپ نے جواب دیا بس۔

Marfat.com

ابرہہ نے حیران ہو کر کہا میں آپ کو شہر کا سردار اور بڑے درجے کا آدمی سمجھتا تھا۔ لیکن یہ جانتے ہوئے کہ میں آپ کے کعبہ کو گرانے کے لئے آیا ہوں آپ نے اپنے اِس مقدس مقام کے بچاؤ کے لئے ایک حرف بھی اپنی زبان سے نہیں نکالا۔

عبد المطلب اس کے جواب میں مسکرائے اور فرمانے لگے۔ میں اونٹوں کا مالک ہوں میں نے اپنے اونٹوں کے لئے کہا۔ کعبہ کا مالک اللہ ہے۔ وہ خود اس کی حفاظت کرے گا۔ یہ کہہ کر آپ وہاں سے چلے آئے اور کعبہ کے دروازہ پر پہنچ کر کہا:

"اے ربِّ کعبہ تیرے سوا اِن کے مقابلہ کے لئے کسی سے اُمید نہیں رکھتا۔ اے ربّ تو اُن سے اپنے حرم کو محفوظ رکھ۔

تحقیق بیت اللہ کے دشمن وہی ہیں جو تیرے دشمن ہیں۔ انہیں اپنے گھر کے ویران کرنے سے باز رکھ۔

ابرہہ اپنے ہاتھیوں سمیت کعبہ کی طرف بڑھا اور سب سے آگے اس کا بڑا ہاتھی محمود نامی جا رہا تھا۔ جب

Marfat.com

ابرہہ نے کسی کو اپنے مقابلہ میں آتے نہ دیکھا تو بڑے کرّ و فر اور طمطراق سے بیت اللہ کا رُخ کیا۔ اِس اثنا میں کیا دیکھتا ہے۔ کہ آسمان پر چھوٹی چھوٹی چڑیاں جمع ہو گئی ہیں۔ جن کے پنجوں میں کنکر ہیں۔ ان ابابیلوں نے ہاتھیوں پر اِس قدر پتھر برسائے کہ ہاتھیوں سمیت تمام لشکر تباہ و برباد ہو گیا۔ اور ان چڑیوں نے اس زبردست لشکر کو ایسے پیس کر رکھ دیا جیسے کھایا ہوا بھس ہوتا ہے۔

اب لوگوں نے دیکھا کہ اللہ نے اپنے گھر کو دشمن سے کس طرح بچایا۔

Marfat.com

استقلال

جب نبی کریمؐ نے مکہ کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی اور انہیں ایک خدا کی طرف بلایا تو وہ بہت غضب میں آ گئے۔ وہ اپنے بتوں کو کسی قیمت پر بھی چھوڑنا نہیں چاہتے تھے۔ انہوں نے آنحضرتؐ کی مخالفت کی۔ آپ کو بُرا بھلا کہا۔ دُکھ دیئے اور اُن لوگوں کو جنہوں نے اسلام قبول کیا تھا طرح طرح کی اذیتیں دیں۔ لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ اُن کی ایذا دہی کے باوجود نہ ہی اللہ کا رسولؐ اپنے ارادے سے باز آتا ہے اور نہ ہی آپؐ کی جماعت کے صبر و استقلال میں کچھ لغزش آئی ہے تو انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ نبی کریمؐ کو قتل کر دیا جائے۔

قریش کے چند سردار آنحضرتؐ کے چچا ابوطالب کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اے ابوطالب تیرا بھتیجا ہمارے خداؤں کو باطل ٹھہراتا ہے اور ہماری قدیم رسموں پر نکتہ چینی کرتا ہے ہم اسے برداشت نہیں کر سکتے۔ یا تو آپ اسے سمجھائیں ورنہ ہم خود اسے درست کر دیں گے۔ اگر تمہیں یہ پسند نہیں تو پھر تم بھی

Marfat.com

اس کے طرفدار ہو جاؤ اور ہم دونوں کا خاتمہ کر دیں۔

جب ابُوطالب نے دیکھا کہ بھتیجے کے ساتھ اُن کی جان بھی خطرہ میں ہے تو آنحضرتؐ کو بُلا کر سارا ماجرا سُنایا۔ اور کہا۔ بیٹا۔ مَیں بوڑھا ہو گیا ہُوں اور اپنے میں قریش کے مقابلہ کی طاقت نہیں پاتا۔ مجھ پر اتنا بوجھ نہ ڈالو جو میری طاقت سے بڑھ کر ہو۔ تمہارے ساتھ میری جان بھی خطرے میں ہے۔ ان دونوں کا بچانا تمہارے اختیار میں ہے۔

حضورؐ نے چچا کی گفتگو کو نہایت حوصلہ سے سُنا اور پھر فرمایا چچا جان۔ اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند بھی دے دیں تب بھی مَیں تبلیغ حق سے باز نہیں آؤں گا۔ اور اس وقت تک اِس کام کو نہیں چھوڑوں گا جب تک خدا کا کام پورا نہ ہو جائے۔ یا یہ کام کرتے ہوئے مَیں ہلاک ہو جاؤں۔

جب ابُوطالب نے حضورؐ کا یہ جواب سُنا تو فرمایا۔ اے محمدؐ تُو جو چاہتا ہے کر۔ ربّ کعبہ کی قسم مَیں تمہیں کبھی بھی نہیں چھوڑ سکتا۔ جب تک میرے دم میں دم ہے مَیں تمہیں کبھی دشمنوں کے سپرد نہیں کروں گا۔

Marfat.com

سراپا رحمت

ایک دن نبی کریم صلعم مکّہ شریف سے باہر نکلے تاکہ دُوسرے شہروں میں بھی اسلام کی تبلیغ کریں۔ آپ پہلے طائف تشریف لے گئے۔ آپ پاپیادہ تھے اور آپ کے ہمراہ اِس سفر میں زید بن حارثہ ؓ بھی تھے۔

راستہ میں جتنے قبیلے تھے آپ نے سب کو اسلام کا پیغام دیا اور توحید کی منادی کرتے ہوئے طائف پہنچے۔ طائف میں بنو ثقیف آباد تھے اور اس قبیلہ کے تین سردار جو آپس میں بھائی تھے وہاں برسرِ اقتدار تھے۔ نبی کریمؐ اُن سے ملے اور انہیں اسلام کی دعوت دی۔

اُن میں سے ایک بولا "اگر اللہ نے تجھے رسُول بنایا ہو تو میں کعبہ کے سامنے اپنی داڑھی منڈواؤں"۔

دُوسرے نے کہا "کیا خدا کو تیرے سوائے کوئی رسُول نہیں ملتا تھا جسے چڑھنے کو سواری بھی میسّر نہیں"۔

Marfat.com

تیسرے نے کہا "میں تجھ سے بات کرنے کو بھی تیار نہیں"۔

آپؐ نے شہر میں وعظ کہنا شروع کر دیا۔ اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔ ان سرداروں نے اپنے غلاموں اور شہر کے لڑکوں کو سکھا دیا اور وہ وعظ کے وقت نبی کریمؐ پر پتھر پھینکتے اور طرح طرح کے آوازے کستے کوئی تالیاں بجاتا اور کوئی گالیاں بکتا۔ لیکن آپؐ اللہ کی توحید بیان کرنے میں مشغول رہے۔ ان بدبختوں نے آپؐ پر اس قدر پتھر پھینکے کہ حضورؐ کا جسم زخموں سے لہو لہان ہو گیا اور خون بہہ کر جوتے میں جم گیا یہاں تک کہ وضو کے لئے پاؤں سے جوتا نکالنا مشکل ہو گیا۔

اتنی تکلیفوں اور ایذاؤں کے بعد حضورؐ کا دل اللہ تعالیٰ کی عظمت اور محبت سے بڑھا اور آپ کے دل پر کسی قسم کا صدمہ یا ملال نہ تھا۔ آپ کے غلام زید نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے عرض کیا "حضورؐ! آپ ان کم بختوں کے حق میں بددعا کریں کہ ان پر آسمان سے پتھر برسیں اور یہ خدا کے عذاب سے غارت ہو

Marfat.com

جائیں۔ لیکن آپ نے اس کے جواب میں فرمایا:۔
میں ان لوگوں کی تباہی کے لئے کیوں بددعا
کروں۔ اگر یہ لوگ خدا پر ایمان نہیں لاتے تو
کیا ہوا۔ مجھے یقین ہے کہ ان کی اولادیں خدا پر
ایمان لائیں گی اور مشرف بہ اسلام ہوں گی۔

Marfat.com

حضرت علی المرتضیٰ کی جاں نثاری

نبیِ کریمؐ نے تیرہ سال تک مکّہ شریف میں اسلام کی تبلیغ کی لیکن قریش مکّہ نے اِس دعوت کو قبول کرنے کی بجائے مُسلمانوں اور خود داعئ اسلام پر طرح طرح کے ظلم توڑنے شروع کر دئے۔ کسی کو تپتی ہوئی ریت پر لٹایا جاتا اور کسی کو جلتے ہوئے کوئلوں پر گھسیٹا جاتا۔ کسی کے گلے میں رسّی باندھ کر اُسے گلی کوچوں میں رُسوا کیا جاتا اور کسی کا سینہ نیزوں سے چھلنی کیا جاتا۔

آخر اللہ کے سچّے رسُول نے اِن اسلام کے پروانوں کو مکّہ شریف سے ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔ جب قریش نے دیکھا کہ یہ نیک ہستیاں ایک ایک کرکے مکّہ سے نکل رہی ہیں تو انہیں خوف پیدا ہوا کہ یہ لوگ جو ہمارے پنجہ سے باہر نکل رہے ہیں مبادا کسی دِن بڑی جمعیّت بنا کر ہم پر حملہ کر دیں اِس لئے

Marfat.com

انہوں نے فیصلہ کیا کہ ان تمام باتوں کا علاج یہ ہے کہ خود بانئ اسلام کا خاتمہ کر دیا جائے۔

اُدھر اللہ تعالیٰ بھی ان کے ارادوں سے بے خبر نہ تھا۔ حضور رسولِ اکرمؐ کو وحی کے ذریعہ مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم ہوا۔ چنانچہ آپؐ رات کے وقت اپنے پیارے دوست حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ہمراہ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ اور اس خیال سے کہ مشرکین کو شبہ نہ ہو آپؐ نے بستر پر حضرت علی المرتضیٰؓ کو لیٹنے کا حکم دیا۔

مشرکین مکہ نے حضور نبی کریمؐ کے مکان کو گھیر لیا اور چاروں طرف ننگی تلواروں کا پہرہ تھا۔ اس وقت حضرتِ علیؓ کی عمر صرف بائیس سال کے قریب تھی لیکن آپ نے جان نثاری کی ایک بے نظیر مثال پیش کی اور اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر نبی کریمؐ کے حکم کی تعمیل کی۔ مشرکینِ مکہ رسولِ اکرمؐ کی جان کے دشمن تھے اور اگر وہ اندر داخل ہو کر حملہ آور ہو جاتے تو یقیناً اُن کا پہلا وار حضرت علیؓ پر ہوتا لیکن وہ تو اُسے ایک سعادت

Marfat.com

سمجھتے تھے اور اپنے حبیب کی بجائے جان دینا اُن کے لئے موجب فخر تھا۔

مشرکین تمام رات اِس دھوکہ میں رہے کہ رسول خدا اپنے بستر پر آرام فرما رہے ہیں لیکن جب صبح ہوئی تو ایک شخص کسی طرف سے آیا اور قریش سے پوچھا تم یہاں کیا کر رہے ہو۔ انہوں نے کہا ہم محمد (صلعم) کے منتظر ہیں۔ اس نے کہا وہ تو دیر ہوئی تمہارے سامنے سے گزر کر کہیں چلے گئے۔ جب انہوں نے بستر سے حضرت علی المرتضیٰ کو اُٹھتے دیکھا تو اُن کے مُنہ فق ہوگئے اور ناکام واپس چلے گئے۔

Marfat.com

وعدہ وفائی

قریش کے ساتھ حدیبیہ کے مقام پر رسُول اللہؐ نے جو صُلح کی اس کی شرطیں یہ تھیں :-

(۱) دس سال تک باہمی صُلح رہے گی اور آمدورفت میں کسی کو روک ٹوک نہ ہوگی ۔

(۲) جو قبائل چاہیں قریش سے مِل جائیں اور جو قبائل چاہیں وہ مسلمانوں سے مِل جائیں ۔

(۳) اگلے سال مُسلمانوں کو کعبہ کے طواف کی اجازت ہوگی مگر اُن کے جسم پر ہتھیار نہ ہوں گے ۔

(۴) اگر قریش میں سے کوئی شخص مُسلمان ہو کر نبی کریمؐ کے پاس چلا آئے تو اُسے قریش کے طلب کرنے پر واپس کر دیا جائے گا لیکن اگر کوئی شخص اِسلام چھوڑ کر قریش سے جا ملے تو قریش اُسے واپس نہیں کریں گے ۔

Marfat.com

عین اُس وقت جب یہ شرطیں لکھی جا رہی تھیں ابو جندل جو مکّہ میں مُسلمان ہوگئے تھے بھاگ کر مُسلمانوں کے پاس پہنچ گئے۔ اُن کے مُسلمان ہونے پر قریش نے انہیں قید کر دیا تھا لیکن وہ موقع پا کر زنجیروں سمیت وہاں سے بھاگ آئے۔

قریش نے کہا کہ صُلح نامہ کی شرطوں کے مطابق ابو جندل کو ہمارے حوالے کیا جائے۔ مُسلمانوں نے کہا کہ ابھی عہد نامہ مکمّل نہیں ہؤا۔ عہد نامہ مکمّل ہونے اور جانبین کے دستخط ہونے کے بعد اس پر عمل ہوگا۔ فی الحال یہ شرط قابل عمل نہیں اور ہم ابو جندل کو واپس نہیں کریں گے۔ لیکن حضور نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا "ہم عہد کر چکے ہیں۔ ہم اِس کی پابندی کریں گے" اور ابُو جندل کو قریش کے سپرد کر دیا گیا۔

قریش نے وہیں ابو جندل کی مُشکیں کس لیں اور انہیں زنجیروں سے جکڑ لیا۔

ابو جندل کو قریش نے سخت پیٹا تھا۔ انہوں نے مُسلمانوں کو اپنے زخم دکھائے اور کہا کیا تُم مجھے پھر اسی حالت میں

Marfat.com

دیکھنا چاہتے ہو میں اسلام لا چکا ہوں کیا تم مجھے پھر کافروں کے سپرد کرتے ہو۔ تمام مسلمان اس سے تڑپ اُٹھے۔ حضرت عمرؓ نے جوش میں آ کر نبی کریمؐ سے عرض کیا "ہم اتنی ذلت کیوں برداشت کریں"۔ آپؐ نے فرمایا "میں خدا کا پیغمبرؐ ہوں اور اُس کے حکم کی نافرمانی نہیں کر سکتا" قصہ کوتاہ قریش ابو جندل کو گھسیٹتے ہوئے واپس مکہ لے گئے۔ اور رسول اللہؐ اپنے وعدہ پر پورے رہے۔

ابو جندل کے جانے پر حضورؐ نے فرمایا "ابو جندل خدا تمہاری رہائی کے لئے کوئی سبیل نکال دے گا۔ اب صلح ہو چکی ہے اور ہم ان لوگوں سے بدعہدی نہیں کر سکتے۔ مکہ پہنچ کر انہیں قید میں ڈال دیا گیا۔ لیکن جو شخص اُن کی نگرانی پر مقرر ہوتا آپ اُس کے سامنے اسلام کی تعلیم پیش کرتے اور وہ بھی مسلمان ہو جاتا۔ پھر قریش ان دونوں کو قید میں ڈال دیتے اور اب یہ دونوں مل کر تبلیغ کرتے چنانچہ سال کے اندر ابو جندل کی کوشش اور قوت ایمانی سے تین سو آدمی مسلمان ہو گئے۔

اب قریش نے تنگ آ کر عہد نامہ میں خود ہی تبدیلی کی

Marfat.com

درخواست کی اور ایمان والوں کو واپس کرنے کی شرط درج کر دی اور نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ان نومسلموں کو اپنے پاس مدینہ منورہ بُلا لیں۔

Marfat.com

حضرت خبیبؓ کا حوصلہ

قریش نے قوم عضل اور قارہ کے چند آدمیوں کو نبی کریمؐ کی خدمت میں مدینہ منورہ بھیجا کہ ہمارے قبیلے اسلام لانے کو تیار ہیں آپ ہمارے ساتھ کچھ معلم روانہ فرمائیے نبی کریمؐ نے دس بزرگ صحابہ کو جن کے سردار حضرت عاصم بن ثابتؓ تھے اُن کے ساتھ بھیج دیا۔ جب یہ صحابہ مدینہ سے چل کر اُن کے پاس پہنچے تو انہوں نے ان جلیل القدر صحابہ کو گرفتار کر لیا آٹھ صحابی تو مقابلہ کرتے شہید ہو گئے لیکن باقی دو حضرت خبیبؓ اور حضرت زید بن دثنہؓ گرفتار کر لئے گئے۔ پھر ان کم بختوں نے ان دونوں بزرگوں کو غلام بنا کر قریش کے پاس فروخت کر دیا۔

قریش نے حضرت خبیبؓ کو کئی دن بھوکا رکھا۔ پھر صلیب کے نیچے لا کر کھڑا کر دیا اور کہا اگر اسلام چھوڑ دو تو تمہاری جان بخشی ہو سکتی ہے۔ ورنہ تمہیں

Marfat.com

سُولی پر لٹکا دیا جائیگا۔

آپ نے جواب دیا جب اِسلام باقی نہ رہا تو پھر جان رکھ کر کیا کریں گے۔

ایک ظالم نے آپ کے جگر پر نیزہ مارا اور کہا "اے خبیب! اب تو تم بھی پسند کرتے ہوگے کہ تمہاری جگہ محمدؐ پھنس جائے اور تُم چھُوٹ جاؤ۔" آپ نے نہایت جوش سے جواب دیا "مَیں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میری جان بچ جانے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاؤں میں کانٹا بھی چُبھے"۔

پھر آپ نے چند اشعار پڑھے جن کا مطلب یہ تھا "مَیں دُشمن کے سامنے نہ عاجزی کروں گا۔ نہ روؤں گا اور نہ ہی چلاؤں گا۔ مجھے موت سے ڈر نہیں۔ مَیں جانتا ہُوں کہ مَیں اپنے ربّ کی طرف جا رہا ہوں۔ مجھے یہ لوگ بلند صلیب کے پاس لے آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ کُفر اختیار کرنے سے مجھے آزادی مل سکتی ہے۔ مگر اس آزادی پر موت کو ترجیح دُوں گا"۔

پھر آپ نے یہ دُعا کی "اے خُدا ہم نے تیرے

87523 7

Marfat.com

رسُول کے احکام ان لوگوں کو پہنچا دئے۔ اب تو اپنے رسُول کو ہمارے حال کی خبر پہنچا دے ؛

پھر ان ظالموں نے آپ کو سُولی پر چڑھا دیا اور نیزوں سے آپ کے جسم کے ایک ایک حصّہ کو چھیدا گیا لیکن آپ نے اِسلام اور ایمان کی خاطر یہ سب سختیاں صبر و استقلال سے برداشت کیں اور اُف تک نہ کی ؛

Marfat.com

ایک سچا عاشقِ نبویؐ

حضرت سلمان فارسیؓ شاہِ فارس کی اولاد سے اور شہر رامہرمز کے باشندے تھے۔ اسلام سے پہلے آپ کا نام مابہ تھا۔ اور آپ کے باپ کا نام بودخشان تھا۔ اسلام سے پہلے آپ آتش پرست تھے اور ان کا باپ آتشکدہ کا محافظ اور خازن تھا۔

حضرت سلمانؓ اپنے اسلام لانے کا واقعہ اس طرح بیان فرماتے ہیں :-

میرا باپ شہر کا سردار تھا اور اُس نے مجھے بڑے ناز و نعمت میں پالا۔ اور کبھی گھر سے باہر نکلنے نہ دیتا۔ ایک دن وہ مکان کی تعمیر میں مصروف تھا۔ شہر سے کچھ دُور ہماری کچھ زمین تھی۔ میرے باپ نے مجھے وہاں بھیجا۔ راستہ میں میں ایک گرجا سے گزرا اور وہاں چند عیسائیوں کو عبادت کرتے دیکھا۔ شام تک

Marfat.com

میں اُن عیسائیوں کے ساتھ رہا۔ اور اُن سے پُوچھا کہ اِس دین کی اصل کہاں ہے۔ انہوں نے کہا بیت المقدس جو شام میں واقع ہے۔

جب مَیں رات کو گھر واپس آیا تو اپنے باپ سے کہا کہ عیسائیوں کا مذہب ہمارے مذہب سے اچھا ہے۔ باپ نے اِس بات کو ناپسند کیا اور مجھے گھر ہی میں قید کر دیا۔ مَیں نے ان عیسائیوں کو پیغام بھیجا کہ جب کوئی قافلہ شام کو جائے تو مجھے اطلاع دینا۔ ایک دن مجھے اطلاع ملی کہ ایک قافلہ شام جا رہا ہے۔ مَیں نے چُپکے سے زنجیریں اُتار دیں اور اس قافلے کے ساتھ شام چلا گیا۔ وہاں پہنچ کر مَیں نے سب سے بڑے پادری اور عالم کا پتہ پُوچھا۔ انہوں نے مجھے ایک پادری کا نام بتایا۔ مَیں اُس کے پاس پہنچا اور اس کے ساتھ رہنے اور عبادت کرنے کی اجازت حاصل کر لی لیکن یہ شخص بہت بے دین اور لالچی تھا وہ لوگوں کو صدقہ کا حکم دیتا اور اُن سے صدقہ اکٹھا کر کے اس نے سونے چاندی کے سات مٹکے جمع کر لیئے۔

Marfat.com

جب وہ مر گیا تو میں نے لوگوں کو اس کے تمام حالات بتائے۔ اور انہوں نے اس کی لاش کو دفن بھی نہ کیا بلکہ لٹکا کر سنگسار کر دیا۔

اب اس کی جگہ ایک بہت نیک پادری نے لی۔ یہ بہت ہی عابد اور عالم تھا۔ مجھے اس سے بہت محبت ہو گئی۔ جب اس کی وفات کا وقت آیا تو اس نے مجھے نصیحت کی کہ موصل میں ایک شخص ہے وہاں چلے جاؤ۔ میں وہاں چلا گیا اور اس کی وفات تک اس کے پاس رہا۔ اُس نے مرتے دم مجھے عموریہ میں ایک زاہد کے پاس جانے کی نصیحت کی۔

جب اِس زاہد کا وقت قریب آیا تو اُس نے مجھے کہا کہ اب دُنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں جو حضرت مسیحؑ کے طریقہ پر ہو۔ البتہ ایک نبی کا زمانہ قریب آ گیا ہے۔ وہ ایک ایسی جگہ ہجرت کر کے آئیگا جہاں کھجوروں کے درخت ہیں۔ اُس کی خاص شناخت یہ ہوگی کہ وہ ہدیہ قبول کرے گا لیکن صدقے کی چیز نہیں کھائے گا اور اس کے دونوں کندھوں کے درمیان نبوّت کی مُہر ہوگی۔ اگر تم سے

Marfat.com

ہو سکے تو اُس کے پاس چلے جانا وہ خُدا کا نبی اور سچا رہنما ہے۔

اِتفاق سے عرب کا ایک قافلہ وہاں سے گزرا۔ مَیں نے اُن لوگوں سے کہا مجھے اپنے ساتھ اپنے مُلک میں لے چلو مَیں تُمہیں اپنی گائیں اور بکریاں دے دُوں گا۔ وہ مجھے وادئ قری تک لے گئے اور وہاں جا کر ایک یہودی کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ میرے مالک کے پاس ایک یہودی مہمان ہُوا اور وہ مجھے خرید کر اپنے ساتھ مدینہ شریف لے گیا۔ وہاں پہنچ کر مَیں نے اِس جگہ کو پہچان لیا کہ یہ وہی جگہ ہے جس کا پتہ مجھے اس زاہد نے دیا تھا۔

مَیں مدینہ منورہ میں اپنے مالک کے کھجوروں کے درختوں میں کام کرتا رہا۔ اور اِس اثنا میں رسُول خُدا مکہ سے مدینہ شریف تشریف لے آئے۔ ایک دن مَیں حسب معمول وہاں کام کر رہا تھا جب میرے مالک کا چچا زاد بھائی اُس کے پاس آ کر کہنے لگا۔ خُدا مدینہ کے لوگوں کو ہلاک کرے یہ ایک ایسے آدمی کے گرد جمع ہو رہے ہیں جو یہ کہتا ہے کہ مَیں خُدا کا نبی ہُوں۔

Marfat.com

جونہی یہ بات میرے کان میں پہنچی مَیں فوراً درخت سے نیچے اُتر آیا اور اُس سے پُوچھا کیا معاملہ ہے۔ میرے مالک نے میرے کان پر زور سے ایک مُکّا مارا اور کہا تُو اپنا کام کر تجھے ایسی باتوں سے کیا؟ مجبوراً مَیں نے اپنا کام شروع کر دیا لیکن میرے دل میں اس آدمی کی باتیں گونج رہی تھیں۔ شام کو مَیں چند کھجوریں لے کر اُس جگہ پہنچ گیا جس جگہ کا پتہ اُس نے دیا تھا۔ وہاں پہنچ کر مَیں نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہُوا اور کھجوریں پیش کر کے عرض کیا کہ یہ صدقہ ہیں۔ حضورؐ نے ہاتھ کھینچ لیا۔ دُوسرے دن مَیں پھر کچھ کھجوریں لے کر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہُوا اور عرض کیا یہ ہدیہ ہے۔ حضورؐ نے کھجوریں لے لیں۔ خود بھی کچھ کھائیں اور باقی اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیں۔

اب مَیں نے کہا دو علامتیں تو ٹھیک نکلیں۔ اب تیسری علامت کی بھی پڑتال کرنی چاہیئے۔ اسی جستجو میں مَیں ایک دن حضورؐ کے پیچھے ہو لیا۔ آپ ایک جنازہ کے ساتھ تشریف لیے جا رہے تھے۔ آپ نے میری طرف

Marfat.com

دیکھا اور کندھے سے چادر مبارک کو نیچے گرا دیا۔ میں نے مہر نبوت کو دیکھا اور اُسے بوسہ دیا۔ اور رو پڑا۔ حضورؐ مجھے اپنے ہمراہ لے گئے۔ اور میں نے اپنا تمام قصہ شروع سے آخیر تک عرض کر دیا۔ حضورؐ نے فرمایا سلمان تم اپنے آقا سے کتابت کر لو یعنی اسے عوضانہ دے کر اس سے رہائی کرا لو۔ میں نے اپنے آقا سے اس شرط پر کتابت کی کہ کھجوروں کے تین سو پودے لگا دوں اور چالیس اوقیہ سونا ادا کروں۔ حضورؐ نے صحابہ کو میری مدد کے لئے کہا اور سب نے دو دو چار چار پودے جمع کر دئے اور حضورؐ نے سونا بھی اپنے پاس سے ادا کر دیا اور مجھے رہائی نصیب ہوئی۔ اور اب میں ہمیشہ نبی پاکؐ کی خدمت میں رہنے لگا۔

Marfat.com

اطاعت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ' سے بخاری میں روایت ہے۔ کہ ہمارے پاس انگوری شراب تھی اور میں کھڑا ہو کر ابو طلحہ اور فلاں فلاں کو پلا رہا تھا۔ یہ اُس زمانہ کا ذکر ہے جب شراب حرام نہیں ہوئی تھی۔ اچانک ہم کیا سُنتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حُکم کی منادی کر رہا ہے کہ "شراب حرام کر دی گئی"۔ یہ سُن کر ابو طلحہ نے فوراً کہا "انس! اُٹھو اور اِن مٹکوں کو بہا دو۔ ہم میں سے جس جس کے ہاتھ میں پیالہ تھا اس نے وہیں رکھ دیا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں اُٹھا اور میں نے شراب کے مٹکے کو گلی میں بہا دیا۔

حضور نبی کریمؐ کے ارشاد کا علم ہونے پر کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا کوئی مُکتہ چینی نہیں کی۔ مگر اور لیکن کا سوال پیدا نہیں ہُوا۔ سب نے مٹکے گلیوں میں بہا دئے اور ساغر توڑ دئے۔ کہتے ہیں کہ اُس دن مدینہ کی گلیوں میں اِس طرح شراب بہ رہی تھی جس طرح بارش کا پانی۔

Marfat.com

خلوص

جنگ تبوک ۹ سنہ ہجری میں ہوئی جب موسم نہایت ہی گرم تھا سفر بہت لمبا اور راستہ دشوار گزار تھا۔ یہ جنگ رومیوں سے شام کی سرحد پر ہوئی تھی۔ اُن دِنوں گرمی اپنے پورے جوبن پر تھی اور عرب کے ریگستان میں موسم گرما میں یہ لمبا سفر اور ایک زبردست دشمن کا مقابلہ مسلمانوں کے خلوص و ایمان پرکھنے کے لئے ایک کسوٹی تھی۔

جو مخلص اور مومن کامل تھے وہ بغیر چون و چرا تعمیل حکم کے لئے تیار ہو گئے اور اپنا مال و جان خدا کی راہ میں دینے کو سعادت سمجھنے لگے مگر جو منافق تھے وہ جنگ سے جان چھڑانے کے لئے طرح طرح کے حیلے بنانے لگے۔

ایک صحابی جن کا نام ابو خثیمہؓ تھا کسی خاص وجہ سے حضور رسول خداؐ کے ہمراہ روانہ نہ ہو سکے۔ اسلامی لشکر کے کوچ کرنے کے ایک دن بعد جب گھر آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کی دو بیویوں نے علیحدہ علیحدہ اُن کے

Marfat.com

لئے کھجور کی شاخوں کے سایہ دار چھپر تیار کر رکھے ہیں اور
اُن پر پانی چھڑک کر انہیں خُوب ٹھنڈا بنا رکھا ہے۔
اور ٹھنڈا پانی اور عمدہ کھانا بھی تیار کر رکھا ہے ؛

وہ یہ حالت دیکھ کر چھپّر کے دروازہ پر کھڑے ہو گئے
اور کہا افسوس ہمارے آقا و مولا جناب سرور کائنات
اور فخر موجُودات تو اس وقت دھوپ اور تپش میں سفر کر
رہے ہوں اور ابو خثیمہ اس ٹھنڈے چھپّروں میں بیٹھ کر
کھانا کھائے اور ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے لُطف
اُٹھائے۔ خُدا کی قسم ابو خثیمہ اسے کبھی گوارا نہیں کر
سکتا۔ میں ہرگز اس چھپّر میں داخل نہیں ہوں گا۔
اور اسی جگہ سے سیدھا نبی کریمؐ کی خدمت میں بھاگتا
ہُوا جا ملوں گا ؛

اس نے اپنی بیویوں کو کہا میرے لئے زادِ راہ فوراً
تیار کرو۔ انہوں نے تعمیل کی اور ابو خثیمہ اُسی دن وہاں
سے روانہ ہو پڑے اور تبوک میں آنحضرتؐ کے ساتھ
جا ملے ؛

Marfat.com

احسان

تبوک کی لڑائی کے بعد آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ کو قبیلہ
طے کی طرف بھیجا۔ قبیلۂ طے کا سردار عدیؓ بن حاتم مقابلہ کے
لئے بڑھا لیکن مقابلہ کی تاب نہ لا کر شام کی طرف بھاگ گیا۔
حضرت علیؓ نے قبیلۂ طے کے کچھ آدمی گرفتار کر لئے۔ ان میں
حاتم کی بیٹی بھی تھی۔ یہ وہی حاتم ہے جس کی سخاوت کے
قصے دُنیا میں مشہور رہیں۔ اس لڑکی نے نبی کریمؐ سے درخواست
کی کہ میں اپنے قوم کے سردار کی بیٹی ہوں۔ میرا باپ سخی
اور فیاض تھا بھوکوں کو کھانا کھلاتا تھا اور ننگوں کو کپڑا
دیتا۔ آپ مجھ پر احسان کیجئے۔ آپؐ نے اس کو آزاد کر دیا
اور فرمایا جب کوئی معزز اور معتبر آدمی آئیگا تو میں اُس
کے ہمراہ تمہیں گھر پہنچا دوں گا جب اس نے خود رہائی حاصل
کر لی تو اپنے قبیلہ کے قیدیوں کی سفارش کی۔ آپ نے
اُسے بھی منظور فرما لیا اور تمام قبیلۂ طے کو آزاد کر دیا۔
اس لڑکی کو زادِ راہ اور کچھ کپڑے عنایت فرما کر نہایت

Marfat.com

عزّت سے اُس کے گھر پہنچا دیا۔

یہ لڑکی جب اپنے بھائی کے پاس پہنچی تو اُس نے پوچھا تُو نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کیسا پایا۔ لڑکی نے جواب دیا وہ نہایت ہی شریف اور نیک انسان ہے۔ اُن کے اخلاق بہت بلند ہیں اور وُہ احسان کرنے والے سردار ہیں۔

جب عدیؔ نے اپنی بہن سے نبی کریمؐ کے تمام حالات اور تعریف سُنی تو اُس نے خود مدینہ منوّرہ میں دربارِ رسالت میں حاضر ہونے کا ارادہ کیا۔ اس نے اپنے قبیلہ کا ایک وفد اپنے ہمراہ لیا اور مسجد نبوی میں آنحضرتؐ کی خدمت میں پیش ہُوا۔ آپؐ عدّی کو اپنے ہمراہ مکان پر لے گئے اور عزّت و احترام کے ساتھ بچھونے پر بٹھایا۔ اور حُسنِ سلوک سے پیش آئے۔

عدّی نبی کریمؐ کے پاکیزہ اخلاق سے اِس قدر متاثر ہُوا کہ اس نے فوراً حضورؐ کی بیعت کرلی اور اپنے قبیلہ میں واپس جا کر لوگوں کو اِسلام کی دعوت دی۔ اور بہت سے آدمی اِسلام لے آئے۔

Marfat.com

آزمائش

حضور رسولِ خدا نے جنگ تبوک پر روانہ ہونے سے پیشتر تمام مسلمانوں کو تیاری کا حکم دے دیا تھا۔ مگر دُور و دراز کے سفر اور شدت کی گرمی کی وجہ سے بہت سے منافق باوجود تاکیدی حکم کے آپ کے ہمراہ نہ گئے۔ اِن کے علاوہ تین سچے مسلمان بھی سستی کی وجہ سے فوج میں شامل نہ ہو سکے۔ یہ کعب بن مالک۔ مرارہ بن الربیع اور ہلال بن امیہ تھے۔

کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے تبوک کے جنگ میں شامل نہ ہونے کی سوائے کاہلی کے اور کوئی وجہ نہ تھی۔ میرے پاس سواری کے اونٹ بھی تھے اور زادِ راہ بھی موجود تھا۔ مَیں یہی خیال کرتا رہا کہ کل روانہ ہو جاؤنگا اور آپ سے تبوک میں جا ملوں گا۔ ہر روز مَیں اِس ارادہ کو اگلے دن پر ٹالتا رہا۔ حتّٰی کہ حضورؐ کے واپس تشریف

Marfat.com

لانے کی خبر آ گئی۔ میرے دُوسرے دو دوستوں کا بھی یہی حال تھا۔

جب آنحضرتؐ مدینہ واپس تشریف لائے تو لوگ ملنے کے لئے حاضر ہوئے اور جو لوگ جنگ میں شامل نہیں ہوئے تھے انہوں نے طرح طرح کے بہانے پیش کر کے معذرت چاہی۔ میں بھی حاضر ہُوا۔ حضورؐ نے پُوچھا کس وجہ سے رہ گئے کیا تُم نے بیعت نہیں کی تھی! میں نے عرض کیا یا رسُول اللہؐ اگر میں کِسی اور دُنیا دار بادشاہ کے سامنے ہوتا تو سچی جھُوٹی باتیں بنا کر اپنی صفائی پیش کر دیتا لیکن میں حضورؐ کے سامنے جھُوٹ نہیں بول سکتا۔ حقیقت میں مجھے کِسی قسم کی معذُوری نہ تھی۔ میں جس قدر خُوش حال اور تندرست اب تھا کِسی زمانہ میں نہیں ہُوا۔ صرف اپنی بیوقُوفی اور غفلت کی وجہ سے پیچھے رہ گیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اچھا جا اور اپنے متعلّق خُدا کے حکم کا انتظار کر۔

میں چلا آیا۔ میرے دوست اور قوم کے آدمی میرے گرد جمع ہو گئے اور کہنے لگے تم بھی کوئی بہانہ بنا کر معافی

حاصل کر سکتے تھے۔ تم خواہ مخواہ ہی سزا کے مستوجب بن گئے واپس چلو اور اب بھی کوئی عذر کر دو۔ میں نے کہا میں جھوٹ بول کر نبی کریمؐ کو دھوکہ نہیں دینا چاہتا۔

نبی کریمؐ نے تمام مسلمانوں کو ہم تین آدمیوں کے ساتھ کلام اور میل جول سے منع فرما دیا۔ اب حالت یہ تھی کہ تمام لوگوں نے ہمارا بائیکاٹ کر دیا اور جدھر ہم جاتے کوئی ہمارے ساتھ بات نہ کرتا۔ ہمارے دوستوں اور عزیزوں نے آنکھیں پھیر لیں اور ہم سخت شرم زدہ اور پریشان تھے۔ جب میں بازار میں جاتا تو سب کو دیکھتا مگر کوئی مجھ سے بات نہ کرتا۔ آخر مسلمانوں کی بے رُخی سے تنگ آ کر میں اپنے ایک رشتہ دار ابو قتادہ کے ہاں گیا۔ اُسے آواز دی مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر میں نے اس کے احاطہ کی دیوار پر چڑھ کر اُسے سلام کہا مگر اس نے سلام کا جواب تک نہ دیا۔

میں روتا ہوا دیوار سے اُترا اور بازار چلا گیا۔ وہاں مجھے شام کا ایک آدمی ملا۔ جس نے مجھے شاہِ غسان کا ایک خط دیا جس میں لکھا تھا "ہم نے سُنا ہے کہ تمہارا سردار

تُم سے ناراض ہے اور تمہارا بائیکاٹ کیا گیا ہے۔ تم ایک معزز شخص ہو۔ تم ہمارے پاس چلے آؤ ہم تمہاری دلداری کو تیار ہیں" مَیں نے خط پڑھ کر کہا" واللہ۔ اب آزمائش اِس درجہ کو پہنچ گئی کہ ایک مُشرک مجھ کو دم دے رہا ہے۔ مَیں نے وُہ خط قریب ہی ایک تنور میں ڈال دیا اور خاموش رہا۔

اِسی طرح پُورے چالیس دِن گزر گئے۔ اکتالیسویں دن مجھے یہ پیغام آیا کہ رسُول خُدا تمہیں یہ حُکم دیتے ہیں کہ اپنی بیوی سے الگ ہو جاؤ۔ مَیں نے بیوی کو کہا" جا اپنے میکے چلی جا جب خُدا کا حُکم ہو گا پھر آ جانا۔ دس دن اسی حالت میں گزر گئے۔ مَیں اپنی جہالت اور کاہلی پر نادم تھا اور اِس گناہ کے لئے خُدا سے گڑگڑا کر مُعافی مانگتا۔ دس دِن اِس طرح گزر گئے۔ اور پُورے پچاس دِن کے بعد ہمیں خوشخبری ملی کہ خُدا نے ہمیں معاف کر دیا مَیں دوڑتا ہُوا نبی کریمؐ کے آستانہ پر حاضر ہُوا تو حضورؐ کا چہرہ مُبارک چمک رہا تھا۔ آپؐ نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔ مبارک ہو اللہ تعالےٰ نے تمہیں معاف کر دیا۔

Marfat.com

ایک منافق کا حشر

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ایک یہودی
اور ایک مسلمان بشیر نامی کے درمیان کچھ جھگڑا تھا انہیں
اپنا فیصلہ کرانے کے لئے کسی ثالث کی ضرورت تھی۔ یہودی
جانتا تھا کہ مسلمانوں کے پیغمبر عدل وانصاف سے فیصلہ
کریں گے۔ اِس لئے وُہ اپنا فیصلہ نبی کریمؐ سے کرانا چاہتا
تھا لیکن اُس مسلمان کو کعب ابن اشرف یہودی رئیس
کی طرف رغبت تھی۔ آخر یہودی کے زور دینے پر وُہ
دونوں نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضورؐ نے
اُن کے بیان سُننے کے بعد یہودی کو سچّا سمجھ کر فیصلہ
اُس کے حق میں دیا۔

جب وُہ دربار نبویؐ سے باہر نکلے تو اُس مسلمان نے
کہا یہ فیصلہ ٹھیک نہیں۔ چلو حضرت عمرؓ کے پاس چلیں
دونوں حضرت عمرؓ کے پاس آئے۔ یہودی نے آتے ہی

Marfat.com

یہ کہہ دیا کہ ہم دونوں آپ کے نبی کے پاس گئے تھے اور انہوں نے میرے حق میں فیصلہ کیا ہے۔ مگر اس نے اس فیصلے کو نہیں مانا ٭

حضرت عمرؓ نے بشیر سے یہودی کے اس بیان کی تصدیق چاہی اُس نے کہا۔ یہ درست ہے کہ ہم رسُولِ خُدا کے پاس گئے تھے مگر مَیں آپ کے فیصلہ کو اُن کے فیصلہ پر ترجیح دیتا ہُوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ ہمارا فیصلہ ٹھیک کریں گے۔ حضرت عمرؓ نے کہا ذرا ٹھہر جاؤ۔ مَیں ابھی فیصلہ کئے دیتا ہُوں۔ یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے اور تلوار لا کر اُس منافق کی گردن اُڑا دی۔ اور فرمایا جو شخص مُسلمان ہو کر اللہ اور اللہ کے رسُول کے فیصلہ کو نہ مانے اس کا فیصلہ یہی ہے ٭

بشیر کے بعض دوستوں نے اس قتل پر بہت شور و غُل مچایا مگر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیج کر حضرت عمرؓ کے اس فیصلہ کی تائید فرمائی اور اُس دن سے آپ کا لقب فارُوق ہُوا ٭

Marfat.com

خدمتِ خلق

حضرت ابو بکر صدیقؓ غریبوں۔ ضعیفوں اور ناتوانوں کی خدمت کرنا اپنے لئے باعث فخر خیال کرتے تھے۔ وہ اپنے محلّہ کے لوگوں کی بکریاں دوہتے۔ بیماروں کی تیمارداری کرتے اور کمزوروں۔ نابینوں اور ضعیفوں کی ضرورتیں پوری کرتے +

جب آپ تختِ خلافت پر رونق افروز ہوئے تو آپ کے محلّہ کی ایک لڑکی کو جس کی بکریاں آپ دوہیا کرتے تھے بہت فکر ہوا اور کہنے لگی "ابو بکرؓ تو اب حاکم بن گئے۔ میری بکریاں کون دوہیا کرے گا؟ جب آپ نے سُنا تو فرمایا "خُدا کی قسم میں اب بھی تمہاری بکریاں دوہیا کروں گا۔ خلافت مجھے لوگوں کی خدمت سے باز نہیں رکھے گی" +

مدینہ منورہ میں ایک اندھی اور بوڑھی عورت رہتی تھی۔ وُہ بہت غریب اور معذور تھی۔ اس کی مدد کرنے والا

Marfat.com

اور اس کے کام کاج کرنے والا کوئی نہ تھا۔ حضرت عمرؓ ہر روز علی الصبح اس بڑھیا کے مکان پر جاتے اور اس کی ضروری خدمت سرانجام دیتے اور سویرے سویرے ہی سب کام کاج کر کے واپس آجاتے۔

چند دنوں کے بعد اُنہوں نے دیکھا کہ کوئی شخص اُن سے پہلے ہی آکر بڑھیا کے تمام کاج کر جاتا ہے۔ انہیں یہ تفتیش کرنے کا خیال پیدا ہوا کہ یہ کون شخص ہے جو ہر روز ثواب حاصل کرنے میں مجھ سے سبقت لے جاتا ہے۔ چنانچہ ایک روز حضرت عمرؓ کچھ رات رہتے ہی وہاں پہنچ گئے۔ اور کیا دیکھتے ہیں کہ امیرالمومنین خلیفہ رسول اللہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اس نابینا ضعیفہ کی خدمت گزاری سے فارغ ہو کر اس کی جھونپڑی سے باہر نکل رہے ہیں۔ انہیں دیکھ کر بولے۔ یا خلیفۂ رسول اللہؐ! کیا آپ ہی ہر روز سبقت لے جاتے ہیں۔

Marfat.com

ایک لڑکی کی قوّتِ ایمانی

جب حضرت ابو بکر صدیق رضؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے ہمراہ ہجرت کے لئے تشریف لے گئے تو جاتی دفعہ رسُول پاکؐ کی خدمت اور ضرورت کے لئے تمام نقد روپیہ جو پانچ چھ ہزار کے قریب تھا اپنے ہمراہ لے گئے۔ آپ کے جانے کے بعد حضرت ابو بکرؓ کے والد ابُو قحافہؓ کو، جو اس وقت تک مشرف بہ اسلام نہیں ہوئے تھے ایک تو بیٹے کے گھر سے چلے جانے کا خیال پیدا ہُوا دُوسرے انہیں روپے کے گھر سے نکل جانے کا بھی کچھ صدمہ سا ہُوا۔ انہوں نے اپنی پوتی اسما بنت ابو بکرؓ کو مخاطب کر کے کہا "بیٹی۔ مَیں سمجھتا ہُوں کہ ابو بکرؓ نے تمہیں دوہری مصیبت میں مبتلا کر دیا۔ ایک تو وہ خود چلا گیا دُوسرے نقد مال بھی ساتھ لے گیا"۔

اسما اس وقت بہت چھوٹی تھیں لیکن انہیں نبی کریمؐ

Marfat.com

سے عقیدت پیدا ہو گئی تھی۔ نیک باپ کی نیک بیٹی نے جواب دیا " دادا جان۔ وہ ہمارے لئے کافی روپیہ چھوڑ گئے ہیں۔ پھر حضرت اسماءؓ نے ایک پتھر لیا اور اُس پر کپڑا لپیٹ کر اُسے اس گڑھے میں رکھ دیا جس میں روپیہ رکھا ہُوا تھا۔ ابُو قحافہؓ نابینا تھے حضرت اسماءؓ اُن کا ہاتھ پکڑ کر اُس گڑھے کے پاس لے گئیں۔ ابُو قحافہؓ نے ٹٹول کر دیکھا تو وہاں ایک چھوٹی سی گٹھڑی مَوجُود تھی ۔

ابو قحافہؓ کو اب اطمینان ہُوا اور کہنے لگا۔ خیر جب تمہارے پاس کافی سرمایہ مَوجُود ہے تو ابُو بکرؓ کے جانے کا چنداں افسوس نہیں۔ اُس نے اچّھا کیا کہ تمہاری ضرورتوں کے لئے کافی مال چھوڑ گئے ۔

اسماءؓ فرماتی ہیں کہ مَیں نے اپنے بُوڑھے دادا کے اطمینان کے لئے ایسا کیا ورنہ روپیہ تو سارا ابا جان لے جا چکے تھے۔ اُنہیں نبی کریمؐ سے عشق تھا اور وُہ نبی کریمؐ کے آرام و آسائش اور ضرورتوں کو اپنی اور اپنی اولاد کی ضرورتوں پر مقدم سمجھتے تھے ۔

Marfat.com

جوانمردی

رسُول کریمؐ کی وفات کے بعد یمامہ کا سردار مسیلمہ کذّاب جو بہت ہی بد فطرت۔ ظالم اور مغرور انسان تھا اپنی عسکری قوّت کے گھمنڈ پر مُرتد ہو گیا اور اس نے نبوّت کا دعوٰی کر دیا۔ اس کے قبیلہ کے تمام لوگوں نے جن میں چالیس ہزار جنگجو جوان شامل تھے اسے نبی مان لیا +

اس کے جھُوٹے مذہب میں عیّاشی اور بد معاشی کی عام اجازت تھی اور اُس نے نماز اور زکوٰۃ کو معاف کر دیا۔ بہت سے منافق اس کے ساتھ شامل ہو گئے اور اُس کے پاس ایک لاکھ کے قریب فوج جمع ہو گئی +

حضرت اُمِّ عمارہؓ کے بیٹے حبیب بن زید علاقہ عمان سے مدینہ آئے تھے کہ مسیلمہ کے ہاتھ پڑ گئے۔ مسیلمہ نے ان سے کہا "گواہی دو کہ مسیلمہ اللہ کا رسُول ہے" +

انہوں نے انکار کر دیا اور کہا "محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

Marfat.com

اللہ کے رسول ہیں"۔ مسیلمہ نے حکم دیا کہ اس کا ایک ہاتھ کاٹ دو۔ جب ہاتھ کٹ چکا تو پھر وہی سوال کیا اور حضرت حبیبؓ نے نہایت بے باکی سے وہی جواب دیا۔ پھر دوسرا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

الغرض مسیلمہ نے جس قدر سختی سے اپنی نبوّت منوانے پر اصرار کیا وہ اتنے ہی صداقت پر اڑ رہے۔ آخر ایک ایک کر کے اُن کے تمام اعضا کاٹ دیئے گئے مگر اس اللہ کے بندے نے راہ حق سے قدم نہ ہٹایا۔

جب حضرت صدیق اکبرؓ کو مسیلمہ کے ظُلم و ستم کی اطّلاع ہوئی تو انہوں نے اِس فتنہ ارتداد کا قلع قمع کرنے کے لئے حضرت خالد ابن ولید کے ماتحت چار ہزار سپاہیوں کا ایک لشکر روانہ کیا۔ حضرت ام عمارہؓ نے بھی لشکر کے ساتھ جانے کی اجازت حاصل کر لی اور دل میں مصمّم ارادہ کر لیا کہ وہ مسیلمہ کو موت کے گھاٹ اُتارے گی۔

حق و باطل کی ہولناک ٹکّر ہوئی مسیلمہ اور اس کی فوج نہایت بے جگری سے لڑی۔ اس میں بارہ سو مسلمان مجاہد شہید ہوئے جن میں نامور صحابہ بھی تھے۔ آخر حق باطل پر

Marfat.com

غالب آیا۔ اور مسیلمہ کا ٹڈی دل لشکر دس ہزار لاشیں چھوڑ کر میدان سے بھاگ نکلا۔

عین شدت کی لڑائی میں حضرت اُمّ عمارہؓ کو مسیلمہ کی تلاش تھی۔ اُمّ عمارہؓ کی عقابی نگاہوں نے آخر اُسے تاک لیا اور اپنی تلوار سے مسیلمہ کی فوجوں کو چیرتی ہوئی بھوکی شیرنی کی طرح گرجتی ہوئی مسیلمہ کے سر پر پہنچ گئی۔ وہاں تک پہنچنے میں اُسے گیارہ زخم آئے اور بایاں ہاتھ بھی کلائی سے کٹ گیا مگر نہایت جوانمردی سے آگے بڑھتی گئی اور مسیلمہ کے قریب پہنچ کر ایک ہاتھ سے اُس پر وار کیا چاہتی تھی کہ بیک وقت مسیلمہ پر دو تلواریں پڑیں اور اُس کا جسم ٹکڑے ہو کر گھوڑے سے گر پڑا۔ دیکھا تو عبداللہ اور وحشی دو مسلمان پاس کھڑے تھے جن کی تلواروں نے اس جھوٹے نبی اور اس کی نبوت کا خاتمہ کر دیا۔

Marfat.com

عزمِ صادق

نبی کریمؐ کے وصال کے بعد نجد اور یمن کے بعض قبیلے جو تھوڑا عرصہ پہلے اسلام لائے تھے اور ابھی اُن کے دلوں میں اسلام اور ایمان راسخ نہیں ہوا تھا اسلام سے برگشتہ ہونے لگے۔ نبی کریمؐ کے بعد اُن کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اب فرائض اسلامی سے ہم کو آزادی مل گئی ہے۔ وہ زکوٰۃ کو ایک بہت بڑا بوجھ سمجھتے تھے اسی اثنا میں کئی ایک جھوٹے نبی پیدا ہو گئے ہیں جنہوں نے زکوٰۃ سے معافی کا اعلان بھی کر دیا۔ اور یہ لوگ فوراً اُن کے اثر میں آ گئے۔

جب حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ اوّل کو اس کا علم ہوا تو آپ نے انہیں حکم بھیجا کہ اگر تم زکوٰۃ سے انکار کرو گے تو تم سے جہاد کیا جائیگا۔ ان قبیلوں نے اپنے اپنے وفد خلیفہ اوّل کی خدمت میں بھیجے۔ انہوں نے کہا۔ ہم کلمہ

Marfat.com

پڑھتے ہیں۔ نماز بھی پڑھوالو۔ روزے بھی رکھوالو۔ حج بھی کریں گے مگر زکوٰۃ معاف کر دو۔

بہت سے صحابہ کرام موجود تھے۔ انہوں نے رائے دی کہ اس وقت فتنہ ارتداد بڑھ رہا ہے۔ کہیں قبیلے بغاوت کر رہے ہیں اور کہیں جھوٹے نبی لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اس لئے مصلحت وقت یہ ہے کہ ان کے ساتھ نرمی کی جائے۔ حضرت عمرؓ کا مشورہ بھی یہی تھا۔

جب حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ان کا جواب سُنا تو غضب میں آ کر کہنے لگے۔ اے عمرؓ! تم جہالت میں یعنی اسلام لانے سے پہلے تو بڑے جابر تھے لیکن اب تمہیں کیا ہو گیا تم اسلام لا کر ذلیل ہو گئے۔ قرآن پاک اُتر چکا۔ وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا۔ دین کامل ہو چکا۔ کیا اب تم اس میں کمی بیشی کرنا چاہتے ہو؟ اللہ کی قسم اگر زکوٰۃ کا ایک جانور بھی کوئی قبیلہ روکے گا تو میں اس سے ضرور جہاد کروں گا۔

قبائل کے وفد ناکام واپس چلے گئے اور خلیفۂ اوّل صحابہ کے ایک لشکر کو لے کر خود ان مُرتدوں سے مقابلہ

Marfat.com

کرنے کے لئے نکلے۔ لوگوں نے روکا اور کہا آپ مدینہ منورہ میں قیام فرمائیں اور خود مقابلہ کے لئے نہ نکلیں۔ اسلامی فوج اس کام کے لئے کافی ہے اگر آپ کو کوئی صدمہ پہنچا تو نظامِ اُمت منتشر ہو جائیگا لیکن آپ نے اس مشورہ کو قبول نہ کیا اور پہلے بنی عبس سے مقابلہ کیا اور انہیں شکست دی۔ اس کے بعد دُوسرے قبیلوں کی سرکوبی کے لئے بڑھے اور گیارہ امیروں کو مختلف اطراف میں روانہ کیا۔ اور تمام مُرتدوں کے نام یہ اعلان کر دیا کہ جو اللہ کی کتاب پر ایمان لے آئیگا اُسے قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ اس سے جنگ کیا جائیگا لیکن جو باز نہ آئیں گے اُن پر تلوار اُٹھائی جائے گی اور اُن سے بجز اسلام کے کچھ قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور اِن سرداروں کو حکم دیا کہ جس بستی کے لوگ اذان پکاریں اِن سے ہاتھ روک لیا جائے اور جو اپنے ارتداد پر قائم رہیں ان کو سزا دی جائے ۔

Marfat.com

اِبتدائی مسلمانوں کے اَوصاف

اجنادین ملک شام کا ایک بڑا شہر تھا۔ اِس جگہ مسلمانوں اور رومیوں میں ایک بہت زبردست لڑائی ہوئی۔ ہرقل شاہ روم کا بھائی رومیوں کا سپہ سالار تھا۔ وہ دیکھ چکا تھا کہ مسلمان شہر پر شہر فتح کرتے چلے آرہے ہیں اور کسی ملک کی بڑی سی بڑی فوج بھی اُن کے مقابلہ میں نہیں ٹھیر سکتی۔

وہ سوچنے لگا کہ مسلمانوں کی اِس طاقت اور کامیابی کی وجہ کیا ہے۔ مسلمانوں کے پاس نہ ہی رومیوں جیسی تجربہ کار اور ٹرینڈ فوج تھی اور نہ ہی اُن کے پاس رومیوں جتنا سامان حرب تھا۔ آخر اُس نے یہ معلوم کرنے کے لئے ایک عیسائی عرب کو مسلمانوں کے لشکر میں بھیجا تاکہ وہ وہاں رہ کر اصل حالات کو معلوم کرے کہ مسلمانوں کی کامرانی کا راز کس طاقت پر ہے۔

یہ شخص چونکہ عرب تھا اِس لئے مسلمانوں میں آملا۔ اور شب و روز مسلمانوں کی تمام حرکات و سکنات کا بغور معائنہ

Marfat.com

کیا۔ اس نے دیکھا کہ ہر شخص امیر کا دل و جان سے فرمانبردار ہے اور ایک دُوسرے کے ساتھ برتاؤ میں دیانت دار۔ ایماندار اور صادق القول ہے۔ اور جب عبادت کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو تمام رات نماز اور تلاوتِ قرآن میں گُذار دیتا ہے ۔

جب وہ واپس آیا تو رُومی سپہ سالار نے اس سے پُوچھا تم نے مُسلمانوں کو کیسا پایا؟ اُس نے جواب دیا۔ بِاللَّیْلِ رُھْبَانٌ وَ بِالنَّھَارِ فُرْسَانٌ وَلَوْ سَرَقَ ابْنُ مَلِکِھِمْ قَطَعُوْہُ وَلَوْ زَنٰی رَجَمُوْہُ لِاِقَامَۃِ الْحَقِّ فِیْھِمْ (یہ لوگ رات کو راہب اور عابد ہیں۔ اور دِن میں بہادر شاہ سوار۔ اگر اُن کے بادشاہ کا بیٹا بھی چوری کرے تو اس کے ہاتھ کاٹ ڈالیں۔ اور اگر زنا کرے تو پتھر مار کر ہلاک کر دیں۔ حق کے جاری کرنے میں کسی کی رعایت نہیں کرتے)

جب سپہ سالار نے یہ سُنا تو کہا: جو کچھ تُو نے بیان کیا ہے اگر یہ سب سچ ہے تو پھر زمین کے اندر اُتر جانا اس سے آسان ہے کہ ان کا مقابلہ کیا جائے ۔

Marfat.com

خلوص

جنگ موتہ میں رومیوں کے ہاتھوں بہت سے صحابہ کرامؓ شہید ہوئے۔ ان میں زید بن حارثہ بھی تھے۔ نبی کریمؐ نے وصال سے چند یوم قبل رومیوں سے بدلہ لینے کے لئے ایک لشکر کی تیاری کا حکم دیا۔ اور اس لشکر کے سردار حضرت اسامہ بن زید مقرر ہوئے۔

جب یہ لشکر کوچ کرنے لگا تو آنحضرتؐ بیمار ہو گئے حتیٰ کہ آپؐ کا وصال ہو گیا۔ اس کے بعد یہ خبریں آنے لگیں کہ بعض نومسلم قبیلے مرتد ہو رہے ہیں۔ بعض صحابہ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ خلیفہ اوّل کو عرض کیا کہ اسلام کے مخالفوں کی طاقت بڑھ رہی ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ ایسے وقت میں باہر کوئی فوج نہ بھیجی جائے۔ بلکہ یہیں رکھی جائے تاکہ ضرورت کے وقت کام آئے۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے نہایت سختی سے اس مشورے کو

Marfat.com

ٹھکرا دیا اور کہا خود حضور نبی کریمؐ نے اِس لشکر کی روانگی کا حُکم جاری فرمایا تھا اور اس کی تاکید بھی فرمائی تھی۔ اِس لئے ابوبکرؓ کسی حالت میں بھی حضورؐ کے حُکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔ اور جس جھنڈے کو خود رسُولِ خداؐ نے اپنے ہاتھوں سے باندھا ہو ابوبکرؓ اُسے کھول نہیں سکتا۔

صحابہ نے عرض کیا۔ آپ اِس لشکر میں بہت جلیل القدر صحابہ کو باہر بھیج رہے ہیں لیکن قبائل عرب کی حالت خراب ہو رہی ہے۔ ایسی صُورت میں اپنی طاقت کو بکھیر دینا مناسب نہیں۔ آپ نے اسے اُن کے جواب میں فرمایا۔

"قسم ہے اللہ کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر مَیں یہ بھی جان لُوں کہ درندے مجھُ کو پھاڑ کھائیں گے۔ تب بھی مَیں اِس لشکر کو نہیں روکوں گا۔ اور خواہ بستیوں میں میرے سوائے ایک آدمی بھی نہ رہ جائے پھر بھی مَیں اس کے روانہ کئے بغیر نہیں رہوں گا۔"

Marfat.com

ڈسپلن کا نمونہ

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے خلافت کو سنبھالتے ہی سب سے پہلا کام یہ کیا کہ حضور نبی کریمؐ نے رُومیوں کے خلاف جس لشکر کو تیاری کا حکم دیا تھا۔ اُسے روانہ فرمایا۔ رسُولِ خدؐا نے اِس لشکر کا سردار اُسامہ بن زید کو مقرر فرمایا تھا۔ اُسامہ زید کے بیٹے تھے۔ وُہ زید جو آنحضرتؐ کے غلام مشہور تھے۔ اُس وقت اِن کی عُمر صرف سترہ سال کی تھی "۔

بعض صحابہ نے اعتراض کیا کہ اگر آپ نے لشکر بھیجنا ہی ہے تو اس کا سردار کسی سن رسیدہ اور شریف النسل آدمی کو بنائیں۔ اِن اعتراض کرنے والوں میں حضرت عمرؓ بھی تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے نہایت غصّے سے حضرت عمرؓ کو مخاطب کر کے کہا۔ رسُول اللہؐ نے اُسامہ کو سردار مقرر کیا ہے کیا تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ ابو بکرؓ اسے

برطرف کردے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا"۔

جب آپ اِس فوج کو رخصت کرنے کے لئے تشریف لے گئے تو اُسامہ گھوڑے پر سوار تھے اور امیر المومنین خلیفہ وقت حضرت ابو بکر صدیقؓ اُن کے رکاب میں پیدل چل رہے تھے۔ ان کا گھوڑا حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ تھامے ہوئے جا رہے تھے حضرت اُسامہؓ نے پاس ادب سے کہا "امیر المومنین یا تو آپ بھی سوار ہو جائیں یا مجھے اُترنے کی اجازت دیں"۔ فرمایا "نہ میں خود سوار ہوں گا نہ تمہیں اُترنے کی اجازت دوں گا۔ چنانچہ آپ پیادہ پا دُور تک اِس نوجوان غلام زادے امیر لشکر کی رکاب میں چلے گئے تاکہ عرب کے بڑے بڑے سردار اور رئیس جو غلام زادوں کو حقیر سمجھتے تھے اور جو اِس لشکر میں بطور سپاہی شامل تھے اطاعت امیر کا سبق اور ڈسپلن امیر المومنین سے سیکھیں۔

اِس فوج میں حضرت عمرؓ بھی شامل تھے۔ حالات کی نزاکت کی وجہ سے حضرت ابو بکر صدیقؓ انہیں مدینہ میں ٹھہرانا چاہتے تھے اور بحیثیت خلیفۂ وقت ایسا

Marfat.com

کرنے کے مجاز بھی تھے لیکن اب حضرت عمرؓ اُسامہ کے زیر کمان تھے۔ اِس لئے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت اُسامہ سے درخواست کی کہ اگر مناسب سمجھو تو عمرؓ کو میری مدد کے لئے یہاں رہنے دو۔ حضرت اُسامہ نے اجازت دے دی اور اُن کی اجازت سے حضرت عمرؓ کو ٹھہرا لیا گیا۔

اِس سے بڑھ کر ڈسپلن کی مثال دُنیا میں بہت کم ملے گی کہ ایک غُلام زادہ کو بڑے بڑے ہاشمی سرداروں کا سپہ سالار مقرر کر دیا جائے اور وہ اس کی اطاعت میں کان تک نہ ہلائیں اور خود بادشاہِ وقت اس کے رکاب میں پیدل چلے۔

Marfat.com

شمشیر زن خواتین

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے زمانہ میں حضرت ابو عبیدہؓ اور خالدؓ بن ولیدؓ کی فوجیں عراق فتح کرنے کے بعد دمشق میں آ کر مل گئیں۔ اہل دمشق میدان سے بھاگ کر قلعبند ہو گئے۔ کئی دنوں تک شہر کا محاصرہ جاری رہا۔ آخر دونوں جرنیل دمشق کو چھوڑ کر اجنادین کی طرف بڑھے جہاں رومیوں کی نوّے ہزار فوج مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے بڑھ رہی تھی۔

اس اثنا میں قیصر روم نے دمشق کی مدد کے لئے کچھ فوج بھیج دی۔ جس کا مقابلہ دمشق سے جانے والے مسلمانوں کے ساتھ ہوا۔ جب دمشق والوں نے دیکھا کہ کمک پہنچ گئی ہے تو وہ بھی ہتھیا بند ہو کر قلعہ سے نکلے اور پیچھے سے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔

اب مسلمان دونوں فوجوں کے درمیان تھے۔ پہلے انہوں نے تازہ دم رومی فوج سے لڑنا شروع کیا۔

Marfat.com

اِس اثناء میں اہلِ دمشق نے مُسلمان عورتوں کو جو فوج کے پیچھے تھیں اپنی حراست میں لے لیا اور اُن کے گرد گھیرا ڈال کر انہیں قلعہ کی طرف لے جانا چاہا +

اِن عورتوں میں خولہ بنت ازور بھی تھیں۔ انہوں نے دُوسری مُسلمان عورتوں کو مخاطب کرتے ہُوئے کہا۔ بہنو۔ کیا تُم یہ گوارا کر سکتی ہو۔ کہ مُشرکین دمشق کے قبضہ میں چلی جاؤ۔ کیا تُم عربوں کی شُجاعت کے دامن پر داغ لگانا چاہتی ہو۔ کیا تمہاری غیرت جاتی رہی؟ کیا تمہاری حمیّت مُردہ ہو چکی۔ میں تو اِس ذلّت سے موت کو ترجیح دوں گی +

اِن چند لفظوں نے ان مُسلم خواتین کے خُون کو گرما دیا۔ انہوں نے خیموں کی چوبیں پکڑ لیں کسی نے تلوار نکالی اور کسی نے نیزہ ہاتھ میں لیا اور سب بھُوکی شیرنیوں کی طرح مخالفین پر حملہ آور ہو گئیں اور آن کی آن میں تیس کے قریب دُشمنوں کو ہلاک کر دیا۔ دُشمنوں نے بھی مقابلہ شروع کر دیا لیکن اِس اثنا میں مُسلمان رُومیوں سے فارغ ہو کر اِس طرف بڑھے اور دمشقی فوج انہیں دیکھ کر پھر قلعہ کی طرف بھاگ گئی +

Marfat.com

قرآن کا معجزہ

حضرت عمر فاروقؓ کے اسلام لانے کے متعلق تواریخ میں مختلف واقعات درج ہیں لیکن سب سے مشہور اور معتبر وُہ ہے جو طبرانی اور بیہقی میں درج ہے۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریمؐ کا جانی دشمن تھا۔ ایک دن میں مکہ کی ایک گلی میں جا رہا تھا کہ راستہ میں مجھے قبیلہ بنی زہرہ کا ایک شخص مِلا جس کا نام نعیم بن عبداللہ تھا۔ اُس نے کہا "کہاں کا ارادہ ہے؟" میں نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرنے جا رہا ہوں۔ اُس نے کہا بڑے تعجب کی بات ہے کہ تمہارے گھر میں وُہ کام ہو جاتے ہیں کہ تمہیں خبر ہی نہیں ہوتی۔ میں نے کہا کیا ہوا؟ اُس نے کہا تمہاری بہن اور بہنوئی مسلمان ہو گئے۔

میں وہیں سے بہن کے مکان کی طرف لوٹا اور

Marfat.com

پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ اندر سے جواب ملا کون ہے؟ میں نے کہا عمرؓ۔ اندر کے آدمی مجھ سے ڈر گئے اور ایک کتاب جو وہ پڑھ رہے تھے گھبراہٹ میں وہیں رکھ دی +

میری بہن نے دروازہ کھولا۔ میں نے کہا اے جان کی دشمن تو بے دین ہو گئی۔ یہ کہہ کر جو کچھ میرے ہاتھ میں تھا اُس کے سر پر دے مارا جس سے وہ زخمی ہو گئی اور سر سے خون بہنے لگا۔ بہن نے رو کر کہا جو کچھ میری سمجھ میں آیا میں نے کر لیا۔ میں اندر گیا اور چارپائی پر جا کر بیٹھ گیا۔ میں نے وہاں ایک کتاب دیکھی۔ پوچھا یہ کیا ہے؟ میرے پاس لاؤ۔ بہن نے کہا۔ تم ناپاک ہو تم اسے نہیں چھو سکتے۔ میں نے غسل کیا۔ انہوں نے وہ کتاب دی۔ جب اسے کھولا تو لکھا تھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ میں ہیبت سے کانپ گیا۔ تیسری بار جب میں نے اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ تک پڑھا تو میں نے کہا۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یہ سن کر گھر کے تمام آدمی دوڑے اور زور سے تکبیر کہی +

پھر میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں

Marfat.com

تشریف رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا ابو ارقم کے مکان ہیں۔ میں وہاں گیا اور دروازہ پر دستک دی۔ پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا عمر۔ چونکہ لوگ میری اسلام دشمنی سے واقف تھے۔ انہوں نے دروازہ نہ کھولا حتیٰ کہ نبی کریمؐ نے فرمایا دروازہ کھول دو۔ اگر وہ نیک ارادہ سے آیا ہے تو ہم اُسے سر آنکھوں پر جگہ دیں گے ورنہ ہماری تلوار ہو گی اور اُس کا سر۔ پھر آپؐ نے میرا دامن پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور فرمایا "عمرؓ مسلمان ہو جاؤ۔ اے اللہ اسے ہدایت دے" میں نے کلمہ شہادت پڑھا اور تمام مسلمانوں نے اس زور سے تکبیر کہی کہ مکہ کی گلیاں نعرۂ تکبیر سے گونج اُٹھیں +

Marfat.com

دُنیا سے بے اعتنائی

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں شام اور ایران فتح ہوئے اور مدینہ منورہ میں مال و دولت کی اس قدر کثرت تھی کہ کوئی محتاج ڈھونڈنے سے نہ ملتا تھا۔ بیت المال میں زر و جواہرات کے انبار لگے ہوئے تھے لیکن مسلمانوں کے بادشاہ امیر المومنین حضرت عمرؓ کی یہ حالت تھی کہ جو کی روٹی اُن کی غذا اور زیتون کا تیل اُن کا سالن تھا۔ وُہ بیت المال کے خزانے کو قوم کا حق سمجھتے تھے اور مستحقوں کے سوائے کسی اور پر اُسے حلال نہیں سمجھتے تھے بیت المال سے آپ صرف گزارہ لیتے تھے اور یہ رقم اتنی قلیل تھی کہ نہایت تنگی سے بسر اوقات ہوتی ۔

حضرت عثمانؓ اور حضرت زبیرؓ نے جب امیر المومنین کی اس تنگ دستی کو دیکھا تو انہیں خیال پیدا ہُوا کہ امیر المومنین کو کہا جائے کہ وہ اپنے روزینہ یا تنخواہ کو زیادہ کر لیں

Marfat.com

لیکن کسی کو ایسا کہنے کی جُرأت نہ تھی۔ چنانچہ یہ دونوں بزُرگ حضرت عمرؓ کی بیٹی اُمّ المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس گئے اور کہا۔ آپ ہمارا نام ظاہر نہ کریں لیکن امیر المومنین کو کہیں کہ لوگوں کی یہ رائے ہے کہ آپ بیت المال سے جو روزینہ یا گزارہ لیتے ہیں اِس کو زیادہ کریں تا کہ آپ کا گزُر اوقات فارغ البالی سے ہو۔

حضرت حفصہؓ نے جب یہ پیغام خلیفہ ثانی کو سُنایا تو انہوں نے پُوچھا۔ کہ یہ کون لوگ تھے جو مجھے ایسی ترغیب دیتے ہیں۔ مَیں ضرور اِن کی خبر لُونگا۔ حضرت حفصہؓ نے کہا مَیں اِن کا نام ظاہر نہیں کر سکتی۔

پھر آپ نے فرمایا اے جانِ پدر۔ کیا رسُول اللہؐ نے فاقے نہیں کئے۔ کیا حضورؐ نے پیوند لگے ہوئے کپڑے نہیں پہنے۔ جب انہوں نے اِس فنا ہو جانے والے دُنیاوی مال و دولت کی طرف توجّہ نہیں کی تو مجھے اسی حالت میں رہنے دو۔

Marfat.com

اطاعتِ امیر اور خلوص

حضرت خالد بن ولیدؓ نے ایران اور شام کی فتوحات میں بہادری کے جو جوہر دکھائے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ جس طرف اُن کا قدم اُٹھتا فتح و نُصرت اُن کے قدم چُومتی۔ رسُولِ مقبُولؐ نے انہیں سَیفٌ مِّن سُیُوفِ اللہ کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ واقعی یہ خُدا کی تلوار تھی۔ اور ایسی بے پناہ تلوار کہ جس طرف اُٹھتی دُشمن اس کی تاب نہ لا سکتے۔

یہ شام کی لڑائی میں اسلامی فوجوں کے سپہ سالار تھے اور حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ اِن کے نائب تھے۔ ۱۳ھ میں جب حضرت عمرؓ تختِ خلافت پر جلوہ گر ہُوئے تو انہوں نے حضرت خالدؓ کی معزولی کا حُکم نافذ کر دیا ہے۔ یہ حکم عین اس وقت پہنچا جب وہ جنگ کے اگلے محاذ میں لڑ رہے تھے۔ آپ نے اِس حُکم کو نہایت فراخ دلی سے سُنا اور فرمایا۔ مجھے امیرالمومنین کا حُکم بسر و چشم منظور ہے میں اپنی امارت کے لئے جنگ نہیں کر رہا۔ ابو عبیدہ میں اسلام کی

Marfat.com

خاطر لڑ رہا ہوں۔ امیر المومنین نے آپ کو سالار اور امیر مقرّر کر دیا ہے اور میں بخوشی ایک معمولی سپاہی کی حیثیّت سے آپ کے ماتحت لڑتا رہوں گا "۔

چنانچہ حضرت خالدؓ حضرت ابو عبیدہؓ کے ماتحت نہایت بہادری سے لڑتے رہے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ جاں فروشی اور مُستعدی کا اظہار کیا۔ اور ہر موقع پر حضرت ابو عبیدہؓ کو مفید جنگی مشورے دیتے رہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ اسلامی فوج کو ایک بے نظیر فتح حاصل ہوئی ؎

حضرت خالدؓ اپنی سپہ گری اور بہادری کی وجہ سے تو پہلے ہی شُہرت حاصل کر چکے تھے اب اُن کے خلوص نے اِن کی عزّت کو چار چاند لگا دیئے۔ اُدھر حضرت عمرؓ نے خالد بن ولید کو معزول کر کے دُنیا کے دلوں سے یہ غلط خیال بھی نکال دیا کہ عراق۔ ایران اور شام میں مُسلمانوں کو جو فتوحات حاصل ہوئی ہیں وہ سب خالد کی سپہ گری شجاعت کی مرہُونِ منت ہیں۔ بلکہ انہوں نے یہ ثابت کر دیا کہ یہ فتح و نُصرت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اسلام کی برکت سے حاصل ہو رہی ہیں ؎

Marfat.com

حضرت خالدؓ طرابلس کی جنگ میں بھی شامل تھے اور حضرت ابُو عبیدہ کے ماتحت لڑ رہے تھے۔ اِس لڑائی میں مُسلمان دُشمنوں کے نرغہ میں گھر گئے۔ اور حضرت ابُو عبیدہ پریشان ہو کر خالدؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے "اے سَیفُ اللہ۔ مُسلمانوں کی مدد کرو۔ وُہ دُشمنوں کے ناپَیدا کنار سمندر میں غوطے کھا رہے ہیں۔ اور اُن کے سر جو خُدا کے سوائے کسی کے آگے نہیں جُھکتے گھوڑوں کے قدموں میں روندے جا رہے ہیں"۔ خالدؓ یہ سُن کر بے تاب ہو گئے اور کہنے لگے۔ اے امیر۔ مَیں آپ کے حُکم کا مُنتظر ہُوں۔ خُدا کی قسم اگر امیر المومنین آپ کی جگہ کسی بچے کو بھی میرا سردار مقرر کر دیتے تو مَیں اُس کے حُکم کو اسی طرح مانتا جس طرح امیر المومنین کے حُکم کو۔ یہ کہہ کر تلوار ہاتھ میں لی اور اس تیزی کے ساتھ دُشمنوں پر جھپٹے جِس طرح ایک باز چڑیوں پر جھپٹتا ہے۔ اور آن کی آن میں انہیں میدان سے بھگا دیا۔

Marfat.com

حضرت عمرؓ کی سادگی

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں مسلمانوں نے شام پر چڑھائی کی اور تمام مشہور مقامات مثلاً حمص۔ حلب۔ انطاکیہ۔ قیصرہ اور اجنادین وغیرہ فتح کرتے ہوئے بیت المقدس تک پہنچ گئے۔ یہ عیسائیوں کا متبرک مقام تھا۔ اِس کے لئے عیسائیوں نے پورا زور لگایا لیکن دوسری شکستوں نے اِن کی کمر توڑ دی تھی اور اُنہوں نے شہر میں داخل ہو کر اُس کے دروازے بند کر دئیے۔ مسلمانوں نے شہر کا محاصرہ کر لیا اور اسے سختی سے جاری رکھا۔ آخر تنگ آکر انہوں نے صلح کی درخواست کی۔ مسلمانوں نے جو شرائط پیش کیں وہ بالکل سادہ تھیں۔ عیسائی شہر کو مسلمانوں کے سپرد کرنے پر تیار ہو گئے مگر شرط یہ تھی کہ عہد نامہ خود خلیفہ آکر لکھے۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح نے جو اِس مہم کے سالار تھے بارگاہ

Marfat.com

خلافت میں پیغام بھیجا۔ حضرت عمرؓ نے تمام اصحاب کو مسجد نبوی میں اکٹھا کیا اور اُن سے مشورہ طلب کیا۔ آخر حضرت علیؓ کی رائے کے مطابق حضرت عمرؓ نے بیت المقدس جانے کا فیصلہ کر لیا۔

آپ مدینہ منوّرہ سے اِس حالت میں روانہ ہوئے کہ آپ کے ہمراہ ایک اُونٹ۔ ایک خادم اور ایک تھیلا تھا جس میں بھُنے ہوئے جَو اور کچھ کھجوریں تھیں۔ ایک مشکیزہ اور ایک لکڑی کا پیالہ تھا۔ آپ اور آپ کا غلام باری باری اُونٹ پر سوار ہوتے۔ جب آپ سوار ہوتے تو غلام اُونٹ کی مُہار پکڑ لیتا اور جب غلام اُونٹ پر سوار ہوتا تو آپ اس کی مُہار پکڑ کر اُونٹ کے آگے آگے چلتے۔

جب بیت المقدس پہنچے تو حضرت ابو عبیدہ اور سرداران فوج آپ کے استقبال کے لئے نکلے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ مُسلمانوں کا بادشاہ جس کے نام سے قیصر و کسریٰ کانپ رہے تھے ایک پھٹی ہوئی عبا پہنے پا پیادہ آ رہا ہے انہیں خیال پیدا ہوا کہ عیسائی لوگ جن کے معمولی سردار بڑی

Marfat.com

آن بان اور شان و شوکت سے رہتے ہیں ہمارے بادشاہ کو دیکھ کر کیا کہیں گے۔ انہوں نے ایک اعلیٰ ترکی گھوڑا اور ایک بہت قیمتی لباس آپ کے لئے پیش کیا۔

آپ نے گھوڑا اور لباس واپس کرتے ہوئے فرمایا "خدا نے ہمیں جو عزت دی ہے وہی ہمارے لئے کافی ہے۔ وہ اسلام کی عزت ہے اور ہمیں اس پر فخر ہے۔"

عیسائیوں نے حضرت عمرؓ کو اس لئے بیت المقدس آنے کو کہا تھا کہ وہ اپنی کتابوں میں یہ پیش گوئی پڑھ چکے تھے کہ بیت المقدس کو وہ قوم فتح کرے گی جن کا بادشاہ پیوند لگی ہوئی عبا پہنے گا اور پا پیادہ شہر میں داخل ہوگا جب انہوں نے امیر المومنین کے حلیہ اور وضع قطع کا اپنی پیش گوئی کی کتابوں سے مقابلہ کیا تو فوراً شہر اُن کے حوالے کر دیا۔

Marfat.com

عزمِ راسخ اور توکّل

(دجلہ کو بحالتِ طغیانی عبور کرنے والے شاہسوار)

جن دنوں مسلمانوں نے ایران پر چڑھائی کی اُن دنوں مدائن فارس کا دارالسلطنت تھا۔ اِس شہر میں وُہ قصر ابیض واقع تھا جس کے فتح ہونے کی بشارت حضور نبی کریمؐ فرما چکے تھے۔ یہ دریائے دجلہ کے مشرق میں واقع تھا۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ قادسیہ کی فتح کے بعد مدائن کی طرف بڑھے۔ اور دجلہ کے مغرب میں جس قدر فارس کا علاقہ تھا اُسے فتح کرتے ہُوئے بہرہ سیر تک پہنچ گئے جو دجلہ کے مغرب میں واقع تھا مسلمانوں نے اِس شہر کا محاصرہ کرلیا جو دو ماہ تک جاری رہا۔ آخر بہرہ سیر کا گورنر رعایا اور فوج کے ہمراہ مدائن چلا گیا۔ اور وہاں مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے بہت بڑا لشکر جمع

Marfat.com

ہو گیا۔

ان دنوں دریائے دجلہ طغیانی پر تھا اور بارش کی کثرت کی وجہ سے اس کا عرض میلوں تک پھیلا ہوا تھا اور اس کے زور شور کی کوئی انتہا نہ تھی۔ فارس والوں نے دجلہ کے ساحل سے تمام کشتیاں اُٹھا لیں اور دریا کو عبور کرنے کی اب کوئی صُورت نہ رہی۔

مُسلمان دجلہ کے مغربی کنارے پر ڈیرے ڈالے تھے اور دُوسری جانب ایران کی بے پناہ فوج ان کے مقابلہ کے لئے جمع ہو رہی تھی۔ اور ہر روز اس میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ اب مُسلمان حیران تھے کہ دریا کو کس طرح عبور کیا جائے۔

آخر ایک رات حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے خواب میں دیکھا کہ مُسلمان دجلہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ آپ نے صُبح نماز سے فارغ ہو کر تمام اِسلامی لشکر کو جمع کیا اور انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"دُشمن نے دریا کی طغیانی میں پناہ لے رکھی ہے۔ اس کے پاس کشتیاں ہیں اور وُہ جب چاہے تم پر

Marfat.com

حملہ آور ہو سکتا ہے لیکن تُم اس پر حملہ نہیں کر سکتے۔
میری رائے یہ ہے کہ قبل اس کے کہ دُنیا تُم پر
غالب آجائے اور اس میں ملوث ہونے سے تمہارے
حالات بدل جائیں اور تمہارے خلوص اور ایمان میں
کمی آجائے اللہ کے واسطے کچھ کام کر لو۔ میں تو
اب مصمّم ارادہ کر چکا ہوں کہ معبودِ حقیقی اور قادرِ مطلق
پر بھروسہ کرتا ہُوا اپنا گھوڑا دریا میں ڈال دُوں"۔
اس لشکر میں سب سوار ہی تھے اور پیادہ ایک
بھی نہ تھا۔ جب انہوں نے سپہ سالار کے عزمِ راسخ اور
توکّل کو دیکھا تو سب نے یک زبان ہو کر کہا ہم اپنے
امیر کے حُکم کی دل و جان سے اطاعت کریں گے اور
جس آگ اور پانی میں کُودنے کا ہمیں حُکم ہوگا ہم بلا تامّل
اُس کے حُکم پر لبیک کہتے ہُوئے اس میں کُود پڑیں گے۔
جب حضرت سعدؓ نے مسلمانوں کے اِس جذبۂ اطاعت
اور خلوص کو دیکھا تو فرمایا۔ اِس سمندر نما دریا کو عبور
کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ اور خُدا پر توکّل کرتے ہُوئے
اپنے گھوڑے اس میں ڈال دو۔ خُدا ہمارے ساتھ ہے

Marfat.com

سب سے پہلے آپ نے اپنا گھوڑا دریا میں ڈالا اور آپ کے رفیق حضرت سلمان فارسیؓ تھے۔ تمام لشکر کو اس طرح ترتیب دی گئی کہ دو دو مسلمان سوار باہم ملے ہوئے دریا میں گزر رہے تھے اور حضرت سعدؓ کی زبان پر یہ ورد جاری تھا۔ نَسْتَعِیْنُ بِاللّٰہِ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ۔ لَیَنْصُرَنَّ وَلِیَّہٗ وَلَیُظْہِرَنَّ دِیْنَہٗ وَلَیَہْزِمَنَّ عَدُوَّہٗ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

(ہم اللہ سے مدد چاہتے ہیں۔ اور اُس پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ہمیں اللہ کافی ہے۔ اور وُہ اچھا کارساز ہے۔ اللہ کی قسم وہ ضرور اپنے دوست کو فتح دے گا اور اپنے دین کو غالب کرے گا۔ اور دُشمن کو شکست دیگا۔ بزرگ و برتر خُدا کے بغیر کسی میں قوت نہیں)

اللہ پر بھروسہ کرنے والے مجاہدین کا ساٹھ ہزار کا لشکر اِس دریا میں ایسے گزُر رہا تھا جیسے وُہ کسی باغ کی روشوں پر چہل قدمی کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اور خُدائے بزرگ و برتر پر اُن کے ایمان کا یہ نتیجہ ہوُا

Marfat.com

کہ تمام لشکر صحیح و سالم دجلہ کے پار پہنچ گیا اور کسی جان و مال کا نقصان نہ ہُوا۔

کہتے ہیں کہ ایک سپاہی کا پیالہ دریا میں گر گیا اور دریا کی موجیں اُسے بہا کر لے گئیں۔ اُس کے ہمراہی نے مذاق کے طور پر اُسے کہا تقدیر نے تیرے پیالے کو اُڑا لیا۔ جس کے جواب میں اُس پختہ ایمان مسلمان نے کہا "یہ تعجب کی بات ہے کہ سارے لشکر میں سے صرف میرا ہی پیالہ ضائع ہو۔ خدا کی قسم میں ایسی حالت میں ہوں اور مجھے خدا پر اتنا یقین ہے کہ میرا پیالہ کبھی ضائع نہیں ہوگا۔" اِس شخص کا صدق و خلوص قابلِ غور ہے۔ دریا کی موجوں نے پیالہ کو کنارے پر پھینک دیا اور جب یہ لشکر دریا سے پار اُترا تو اس مردِ مومن کا پیالہ کنارہ پر موجود تھا۔ علامہ اقبال نے درست فرمایا ہے ؏

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

Marfat.com

حضرت خالدؓ ابن ولید کی کرامت

حضرت خالدؓ ابن ولید نے جناب رسُول اکرمؐ کے زمانہ سے لے کر خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ کے زمانہ تک بڑے بڑے جنگوں میں حصّہ لیا اور عراق۔ ایران۔ شام اور رُوم کو زیر و زبر کرنے والا ہی بہادر جرنیل تھا۔

حضرت صدیق اکبرؓ کے زمانہ میں جب یمامہ کی فتح اور مسیلمہ کذّاب کے قتل سے فراغت ہوئی تو انہیں خلیفہ اوّل کی طرف سے عراق کو روانگی کا حُکم ملا۔ آپ عراق میں داخل ہُوئے اور بہت سے مقامات کو فتح کرتے ہُوئے مقام حیرہ پہنچ گئے۔ اہل حیرہ خالدؓ ابن ولید کے کارناموں کو سُن چکے تھے۔ پہلے تو انہوں نے صُلح سے انکار کر دیا مگر غور و خوض کے بعد وُہ صُلح پر آمادہ ہو گئے اور ایک سردار ابن

Marfat.com

بقیلہ کو صُلح کی شرطیں طے کرنے کے لئے خالدؓ کے پاس بھیجا ۔

جب ابن بقیلہ حضرت خالدؓ سے باتیں کر رہا تھا تو حضرت خالدؓ نے ابن بقیلہ کے خادم کے ہاتھ میں ایک تھیلی دیکھی ۔ پوچھا اس میں کیا ہے ؟ ابن بقیلہ نے جواب دیا اس میں زہر ہے ۔ پوچھا یہ کس لئے ؟ جواب دیا میں اپنے ہمراہ اس لئے زہر لایا ہُوں کہ اگر تمہارے ساتھ صُلح نہ ہو سکے اور مجھے حالات اچھّے نظر نہ آئیں تو میں یہ زہر کھا کر اپنے تئیں ہلاک کر لوں کیونکہ ذلّت کی زندگی سے عزّت کی موت اچھی ہے ۔

حضرت خالدؓ نے فرمایا ۔ موت تو کسی کے اختیار میں نہیں ۔ معیّن وقت سے پہلے کوئی نہیں مر سکتا ۔ اِس لئے زہر کھانا یا نہ کھانا برابر ہے ۔ بوڑھا ابن بقیلہ بولا یہ کیسے ؟ آخر یہ زہر ہے ۔ اس کے کھانے سے آدمی ہلاک ہو کر رہتا ہے ۔ اِس میں معیّن وقت کا سوال ہی کیا ہے ؟

یہ سُن کر حضرت خالدؓ نے زہر کی ڈلی اس کے ہاتھ

Marfat.com

سے لی اور بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرُ الاَسْمَاءِ۔ رَبُّ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ پڑھ کر زہر کو نگل گئے۔ حیرہ کا سردار یہ دیکھ کر حیران رہ گیا اور اُس بہادر جرنیل کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگا اور جب دیکھا کہ اس پر زہر کا مطلق اثر نہیں ہوا تو بولا:۔ تمُ لوگوں کو اپنے خُدا پر پُورا پُورا بھروسہ ہے اور جب تک تمہاری یہ حالت ہے تم اپنے مقاصد میں کامیاب ہو گے اور دُنیا کی کوئی طاقت تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گی۔ اب اُس نے حضرت خالدؓ بن ولید کی تمام شرطیں قبول کر لیں اور شہر اُن کے حوالے کر دیا +

Marfat.com

غیرت مند مجاہد عورتیں

تاریخ طبری میں یہ واقع درج ہے کہ جب دریائے دجلہ کے قریب مسلمانوں اور مشرکین میں مقابلہ ہوا تو مسلمانوں کی تعداد مشرکین کے مقابلہ میں بہت تھوڑی تھی۔ مسلمان مجاہدین کے ہمراہ عورتیں بھی تھیں۔ یہ مسلمان عورتیں مجاہدین کے کھانے کا انتظام کرتی تھیں اور اُن کے ہتھیار درست کرتیں۔

مغیرہؓ جو اسلامی فوج کے سپہ سالار تھے بہت ہوشیار اور فہمیدہ جرنیل تھے۔ انہوں نے عورتوں کو بہت پیچھے چھوڑ دیا اور اُن کے کیمپ سے بہت آگے بڑھ کر دشمنوں کا مقابلہ کیا۔ مسلمان اگرچہ تعداد میں کم تھے لیکن بڑے حوصلہ اور شجاعت سے لڑے آخر کثرت کے مقابلہ میں انہیں کچھ پیچھے ہٹنا پڑا۔

جب مسلمان خاتونوں نے دیکھا کہ اُن کے بھائی

Marfat.com

اور عزیز بے دم ہو رہے ہیں تو اُن کی رگِ حمیت میں جوش پیدا ہوا اور دختر حارثہ نے جو عتبہ کی بیوی تھی مسلمان عورتوں کو اکٹھا کیا اور ان میں ایک دل ہلا دینے والی تقریر کی۔ اُس نے کہا: "اب تک مسلمانوں نے کسی جنگ میں شکست نہیں کھائی اور نہ اب تک دُشمن کو پیٹھ دکھائی ہے۔ لیکن آج ہم دیکھتی ہیں کہ دُشمن ہمارے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے اور مسلمان مجاہدین کے پاؤں اُکھڑتے نظر آتے ہیں۔ اگر خدانخواستہ انہیں شکست ہو گئی تو مُشرکین ہم پر حملہ آور ہونگے۔ اور ہماری آبرو پر ہاتھ ڈالیں گے۔ کیا تم ان ناپاک مُشرکوں کے ہاتھ میں گرفتار ہو کر ذلیل و بے عزت ہونا گوارہ کرو گی۔ خدا کی قسم اس وقت سے پہلے ہمارا مر جانا بہتر ہے۔ اِس لئے آؤ۔ ہم بھی مجاہدین کی مدد کریں اور دُشمن کے ہاتھوں میں پڑ کر اپنی عزت و ناموس گنوانے کی بجائے میدان جنگ میں لڑ کر شہید ہو جائیں"۔

یہ کہہ کر اس نے اپنے سر سے دوپٹہ اُتارا اور اُسے

Marfat.com

خیمے کی چوب کے ساتھ باندھ کر اس کا پرچم بنا لیا۔ دُوسری عورتوں نے بھی اس کی پیروی کی اور خیموں کی چوبیں۔ لاٹھیاں اور تلواریں ہاتھ میں لے کر میدان جنگ کی طرف بڑھیں ۔

جب یہ مجاہرین کے قریب پہنچیں تو اُن کے نعرہ ہائے تکبیر سے میدان گونج اُٹھا۔ دُشمنوں نے سمجھا۔ کہ مُسلمانوں کی امداد کے لئے ایک تازہ دم فوج آ پہنچی ہے۔ اُن کے قدم اُکھڑ گئے۔ وُہ میدان جنگ سے بھاگ نکلے اور ان مجاہد خواتین کی جُرأت کی بدولت مُسلمانوں کی شکست فتح سے بدل گئی ۔

Marfat.com

کفر پر ماں باپ کی اطاعت نہ کرو

حضرت سعد بن مالکؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں اپنی ماں کا فرمانبردار بیٹا تھا۔ میں اس کا ہر ایک حکم مانتا اور اس کی اطاعت کو اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھتا تھا۔

جب میں اسلام لایا تو میری ماں نے کہا۔ اس مذہب کو چھوڑ دو۔ ورنہ میں کھانا پینا چھوڑ دوں گی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ میں مر جاؤں گی اور تمہارے دامنِ اخلاق پر یہ بدنما دھبہ ہمیشہ کے لئے رہے گا۔ لیکن میں نے اپنی ماں کا کہنا نہ مانا اور اُس نے کئی دن تک کھانا پینا چھوڑ دیا۔ اِس طرح اس کی حالت روز بروز نازک ہوتی گئی۔ میں نے اُسے صاف صاف کہہ دیا "اماں! تمہارے جسم میں سو جانیں ہوں اور ایک ایک جان باری باری نکلتی رہے تب بھی میں اپنا دین نہیں چھوڑوں گا۔ تم کھانا کھاؤ یا نہ کھاؤ لیکن میں اللہ کے دین سے نہیں پھر سکتا۔

Marfat.com

دریائے نیل کے نام حضرت عمرؓ کا خط

مصر کی زرخیزی اور پیداوار کا باعث دریائے نیل ہے جب اس میں طغیانی آتی ہے تو اس کے گرد و نواح کا تمام علاقہ سیراب ہو جاتا ہے۔ اور جس سال نیل میں پانی کم ہو اور طغیانی نہ آئے مصر میں قحط پڑ جاتا ہے۔

مسلمانوں کے مصر فتح کرنے سے پہلے وہاں قدیم زمانہ سے یہ دستور چلا آتا تھا کہ لوگ ہر سال ایک مقررہ تاریخ کو ایک کنواری لڑکی کو دلہن کی طرح زیورات اور عمدہ لباس سے آراستہ کرکے دریائے نیل میں ڈال دیتے۔ اُن کا یہ عقیدہ تھا کہ اگر دریا کو بھینٹ نہ دی جائے تو وہ پانی نہیں دیگا۔

جب مسلمانوں نے مصر فتح کر لیا تو وہاں کے باشندے جو قبطی کہلاتے تھے حاکم مصر حضرت عمرو بن العاصؓ کے پاس آئے اور حسب دستور ایک لڑکی کو بھینٹ چڑھانے کی اجازت مانگی۔ والئے مصر نے اس کی اجازت نہ دی اور فرمایا اسلام ایسی باتوں کو فضول اور خرافات قرار دیتا ہے۔

Marfat.com

مَیں ایک انسانی جان کے قتل کی اجازت نہیں دے سکتا۔
اتفاق ایسا ہُوا کہ اس سال بارشیں کم ہوئیں اور دریا میں طغیانی نہ آئی اور مُلک میں قحط کا خطرہ پیدا ہو گیا۔

حضرت عمرو بن العاصؓ نے اِس واقعہ کی مفصّل اطلاع دربار خلافت میں بھیج دی۔ خلیفہ وقت حضرت عمرؓ نے جواب میں لکھا تُم نے دریائے نیل کو بھینٹ دینے کی جو ممانعت کی بہت اچھّا کیا۔ مَیں ایک خط بھیجتا ہُوں اِس کو دریا میں ڈال دو۔

یہ خط حضرت عمرؓ نے دریائے نیل کے نام لکھا تھا اور اس کا مضمون یہ تھا:۔

اللہ کے بندے اور مسلمانوں کے امیر عمرؓ کی طرف سے نیلِ مصر کے نام ۔۔ امّا بعد۔ اے نیل! اگر تُو اپنے اختیار سے بہتا ہے تو مت بہنا۔ لیکن اگر تُو اللہ تبارک تعالیٰ کے حُکم سے بہتا ہے تو ہم اُس احکم الحاکمین سے دُعا کرتے ہیں کہ وُہ تجھے جاری کر دے۔

جونہی یہ خط دریا میں ڈالا گیا اس میں اتنی طُغیانی آئی کہ اس سے پہلے کبھی نہیں آئی تھی۔

Marfat.com

صحابۂ کرامؓ کی آواز کی تاثیر

۵۰ھ تک مسلمانوں نے جزیرۃ العرب کے علاوہ تمام عراق۔شام۔ایران اور روم کو فتح کر لیا تھا۔ یہاں تک کہ وہ افریقہ کو فتح کرتے ہوئے قیروان تک پہنچ گئے۔قیروان شمال مغربی افریقہ کے اُن شہروں میں سے تھا جو اسلامی شان و شوکت کی ایک زندہ یادگار تھی اور جو عرصہ تک شمال مغربی افریقہ کا دارالسلطنت رہا۔

اس شہر کی بنیاد اور آبادی کا واقعہ دنیا کی تاریخ میں قابل یادگار واقعہ ہے جو اسلام کی صداقت اور صحابہ کی عظمت اور بزرگی کی زندہ مثال ہے۔

امیر معاویہ کے زمانہ میں عقبہ بن نافع نے افریقہ کو فتح کیا اور اس ملک کے اصلی باشندوں میں سے جو بربری کہلاتے ہیں کچھ مسلمان بھی ہو گئے لیکن مسلمانوں کے لئے وہاں کوئی مستقل چھاؤنی نہ تھی۔حضرت عقبہؓ نے وہاں

Marfat.com

مُستقل چھاؤنی بنانے کے لئے ایک ایسی جگہ کو منتخب کیا جو گنجان جنگل تھا اور ہر قسم کے وحشی حیوانوں اور زہریلے جانوروں کا مسکن تھا۔

جب مسلمانوں کو حضرت عقبہ کے ارادہ سے اطّلاع ہوئی تو انہوں نے کہا یہ نہایت ہی خطرناک مقام ہے اور یہاں مسلمانوں کا آباد ہونا بہت مصیبتوں کا پیش خیمہ ہوگا۔

اِس لشکر میں اٹھارہ صحابی تھے۔ حضرت عقبہ امیر لشکر نے اِن سب کو جمع کیا اور اُس جنگل میں لے گئے اور وہاں درندوں اور حشرات الارض کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

اے درندو اور موذی جانورو۔ ہم رسول اللہ صلعم کے اصحاب اِس جگہ آباد ہونا اور قیام کرنا چاہتے ہیں۔ تم یہاں سے چلے جاؤ اور اس جگہ قیام کرنا چھوڑ دو۔ اس کے بعد، ہم جس کو یہاں دیکھیں گے قتل کر دیں گے"۔

اِس آواز میں ایسی تاثیر تھی کہ تمام درندوں سانپوں اور موذی جانوروں میں ہل چل پڑ گئی اور سب اپنی اپنی بِلوں اور کمین گاہوں سے نکل کر بھاگنے لگے۔ شیر

Marfat.com

اور بھیڑئیے اپنے اپنے بچوں کو اُٹھائے اور سانپ اپنے سپولیوں کو کمروں سے چمٹائے اُس جنگل سے باہر جارہے تھے اور آن کی آن میں وہ تمام علاقہ ان درندوں اور موذی جانوروں سے پاک ہوگیا اور وہاں عالیشان مسجدیں اور قصر تعمیر ہوگیا ایک بہت بڑا شہر آباد ہوگیا۔

جب بربری لوگوں نے صحابہ کی یہ کرامت اپنی آنکھوں سے دیکھی تو ہزارہا بربری جو پہلے مسلمانوں کے سخت دشمن تھے صدق دل سے ایمان لے آئے اور اسلام کے حلقہ بگوش غلام بن گئے۔

Marfat.com

حضرت علیؓ کی مُنصف مزاجی

حضرت علی المرتضیٰؓ کی خلافت کے زمانہ میں کسی مُلک کے فتح ہونے پر ایک موتیوں کا ہار بیت المال میں آیا۔ امیر المومنین کی بیٹی نے بھی سُنا کہ یہ ہار نہایت ہی عمدہ اور خوبصورت ہے۔ عید کے دن اِس صاحبزادی نے خزانہ کے امیر علی بن ابی رافع سے یہ ہار ایک دِن کے لئے عاریتاً مانگ بھیجا۔ انہوں نے اِس شرط پر یہ ہار بھیج دیا کہ عید کے بعد واپس کر دیا جائے گا۔

حضرت امیر المومنین جب گھر تشریف لائے تو آپ کی نظر اس ہار پر پڑی اور پہچانتے ہی پُوچھا یہ ہار کہاں سے لیا؟۔ صاحبزادی نے جواب دیا "بیت المال کے خزانچی سے ایک دن کے لئے عاریتاً لیا ہے۔" آپ نے فوراً خزانچی کو بُلایا اور اُسے کہا تم نے مسلمانوں کے مال میں کیوں خیانت کی؟ اس نے جواب دیا

Marfat.com

حضور یہ خیانت نہیں۔ وُہ حضور کی صاحبزادی ہیں اور صرف ایک دن کے وعدہ پر ہار دیا گیا ہے۔ کل بیتُ المال میں واپس آ جائیگا"۔

حضرت علیؓ نے حُکم دیا۔ فوراً یہ ہار لے جاؤ اور اسے بیت المال میں داخل کر دو۔ اگر آئندہ ایسا ہُوا تو سزا ملے گی۔ اور بیٹی کو مخاطب کر کے فرمایا۔ مجھے تم پر سخت افسوس ہے۔ اگر تو نے یہ ہار عاریتاً نہ لیا ہوتا تو تُو پہلی ہاشمی عورت ہوتی جس کا ہاتھ چوری کے جرم میں کاٹا جاتا۔ پھر فرمایا۔ اے علی کی بیٹی۔ یاد رکھ۔ یہ ہار مُسلمانوں کے بیت المال کی ملکیّت ہے۔ یہ تیرے باپ کی ملکیت نہیں۔ اگر تو عید کے دن اِس ہار سے آراستہ ہونا چاہتی ہے تو دُوسرے مہاجرین اور انصار کی بیٹیوں کو بھی حق حاصل ہے کہ ایسے ہی ہاروں سے آراستہ ہوں"۔

Marfat.com

دیانتداری اور اِس کا انعام

حضرت عمرؓ اپنی خلافت کے زمانہ میں اکثر رات کو گشت کیا کرتے تھے تاکہ غریبوں اور مسکینوں کے حالات معلوم کر کے اُن کی تکلیفوں کا ازالہ کر سکیں۔ ایک رات وُہ حسبِ معمول اپنے غلام اسلم کے ہمراہ مدینہ کی گلیوں میں گشت کر رہے تھے کہ انہیں ایک مکان سے آواز آئی "بیٹی اُٹھو اور اِس دُودھ میں کچھ پانی ملا دو۔" حضرت عمرؓ وہاں ٹھہر گئے اور انہوں نے اس کا جواب سُنا۔ بیٹی نے ماں کو کہا "اماں۔ کیا آپ نے امیر المومنین کا حُکم نہیں سُنا؟ انہوں نے منادی کرائی تھی کہ کوئی شخص دُودھ میں پانی ملا کر فروخت نہ کرے۔"

ماں بولی "بیٹی کیا امیر المومنین ہمیں دیکھ رہے ہیں؟ اُٹھو اور تھوڑا سا پانی ملا دو۔" بیٹی نے

Marfat.com

جواب دیا" اماں۔ یہ دیانت کے خلاف ہے خُدا تو ہمیں دیکھ رہا ہے۔ دُوسرے یہ بھی مناسب نہیں۔ کہ ہم امیرالمومنین کے رُوبرو تو اُن کی اطاعت کریں اور غائبانہ خیانت میں تو یہ دُوہرا گُناہ نہیں کروں گی ایک خُدا کی نافرمانی دُوسرے امیرالمومنین کی حُکم عدولی"۔

حضرت عمرؓ نے یہ تمام باتیں سُنیں اور اسلم کو کہا "اِس مکان کو پہچان لو۔ جب صُبح ہوئی تو آپ نے اسلم کو اس مکان پر یہ معلوم کرنے کے لئے بھیجا کہ یہ بُڑھیا اور اس کی لڑکی کون ہیں۔ اسلم نے آ کر اطلاع دی کہ لڑکی بیوہ ہے اور بُڑھیا اس کی ماں ہے۔

امیرالمومنین اِس لڑکی کی حق گوئی اور دیانتداری پر بہت خوش تھے اپنے لڑکے عاصم کے لئے پیغام بھیجا۔ ماں بیٹی نے بخوشی منظور کر لیا اور یہ دیانتدار خاتون امیرالمومنین کی بہو بن گئی ہے۔ اس نیک بخت خاتُون سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جو حضرت عمر بن عبدالعزیز مشہُور زاہد اور عابد خلیفہ کی ماں بنی۔

رواداری اور حق پرستی

ہشام بن عبدالملک خاندان امیہ کا مشہور بادشاہ گزرا ہے۔ اس کی حکومت کے زمانہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ جو بعد میں خود بھی خلیفہ ہوئے قاضی یا جج تھے اُن کی عدالت میں ایک عیسائی نے اپنی کسی جائداد کے لئے بادشاہ کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔ قاضی یعنی عمر بن عبدالعزیزؒ نے بادشاہ کو طلب کیا۔ اور جب وُہ حاضر ہُوا تو اُسے مدعی کے برابر کھڑا ہونے کا حکم دیا۔

بادشاہ یہ پسند نہیں کرتا تھا کہ ایک معمولی عیسائی کے برابر عدالت میں کھڑا ہو۔ اُس نے ایک درخواست پیش کی کہ میں اپنی طرف سے ایک وکیل مقرر کرنا چاہتا ہوں جو میری طرف سے جواب دیگا۔ قاضی نے جواب دیا۔ اس کی اجازت نہیں مل سکتی۔ جب

Marfat.com

مدعی نے کوئی وکیل نہیں کیا تو آپ کو بھی ایسا کرنے کا حق حاصل نہیں۔ آپ خود حاضر ہیں۔ آپ مدعی کے دعویٰ کا جواب دیں۔ آخر بادشاہ کو بادلِ ناخواستہ اُس عیسائی کے برابر کھڑا ہونا ہی پڑا ۔

دورانِ مقدمہ میں اُس عیسائی نے بادشاہ پر بہت سے الزام لگائے اور اپنی جائداد کے نقصان کا اُسے ذاتی طور پر ذمہ دار ٹھہرایا۔ بادشاہ کو یہ سُن کر غصّہ آیا اور اس کا جواب سختی سے دینا چاہا۔ لیکن قاضی نے بادشاہ وقت کو سخت کلامی سے یہ کہہ کر روک دیا کہ مدعی کو اپنا دعویٰ ثابت کرنے کا ہر طرح سے حق ہے۔ اور جب مدعی کا دعویٰ ٹھیک ثابت ہُوا تو اُس عیسائی کے حق میں فیصلہ کرتے ہُوئے بادشاہ کو حکم دیا کہ اس کی جائداد فوراً واگزار کر دی جائے ۔

Marfat.com

مسلمان بادشاہوں کا غیر مسلم رعایا سے سلوک

حضرت عمر ابن عبدالعزیز ایک عادل اور منصف مزاج بادشاہ تھے۔ تخت پر بیٹھتے ہی سب سے پہلا کام جو انہوں نے کیا وہ یہ تھا کہ شاہی خاندان کے پاس جتنی جاگیریں تھیں وہ تمام اُن لوگوں کو واپس کر دیں جن سے یہ بزور طاقت حاصل کی گئی تھیں۔ اور یہ کام سب سے پہلے اپنے گھر سے شروع کیا اور اپنے گھر کا ایک ایک نگینہ تک بیت المال میں داخل کر دیا۔ شاہی خاندان کے تمام وظیفے بند کر دیئے اور جب شاہی اصطبل کے داروغہ نے گھوڑوں کا خرچ طلب کیا تو اُسے حکم دیا کہ تمام سواریوں کو بیچ کر ان کی قیمت بیت المال میں داخل کر دو۔

انہوں نے نہ صرف مسلمانوں کا مال واپس کیا اور اُن کے جان و مال کی حفاظت کی بلکہ شاہی خاندان سے ذمیوں کی تمام زمینیں واپس دلائیں۔

ایک غیر مسلم کی کچھ زمین، شہزادہ عباس بن ولید کے

Marfat.com

پاس تھی۔ اس شخص نے حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس دعویٰ کیا۔ آپ نے عباس سے پُوچھا "تمہارے پاس اس کا کیا جواب ہے؟" اس نے کہا "یہ زمین میرے باپ نے جاگیر میں دی تھی۔ اور میرے پاس اس کی سند موجُود ہے۔" حضرت عمر ابن عبد العزیز نے فرمایا خدا کی کتاب ولید کی سند پر مقدم ہے۔ اور ذمّی کو اس کی زمین واپس دلا دی ⁂

دمشق کا ایک گرجا مُسلمان خاندان کی جاگیر میں چلا آتا تھا۔ عیسائیوں نے آپ کے پاس دعویٰ کیا۔ آپ نے وہ گرجا عیسائیوں کو واپس دلا دیا ⁂

کوئی مسلمان کسی ذمّی پر دست درازی نہیں کر سکتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک مسلمان ربیعہ شعوذی نے ایک سرکاری کام کے لئے ایک ذمّی کا گھوڑا بیگار میں پکڑ لیا۔ اور اُس پر سواری کی۔ جب حضرت عمر ابن عبد العزیز کو اس کا علم ہُوا تو ربیعہ کو چالیس کوڑے لگوائے۔ باوجود اتنے منصف مزاج اور عادل ہونے کے آپ ہمیشہ خُدا کے ڈر سے روتے رہتے ⁂

Marfat.com

زُہد و اتقا

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ حضرت عمر ابن عبد العزیز نے اپنی تمام جاگیریں اصلی حق داروں کو واپس کر دی تھیں اور گھر کا تمام مال و دولت بیت المال میں جمع کر دیا تھا۔ آپ نہایت ہی سادہ زندگی بسر کرتے اور شاہی خزانہ سے ایک پائی بھی اپنے اور اپنے خاندان پر صرف نہ کرتے۔

آپ کی پرہیزگاری کا یہ حال تھا کہ بیت المال کی طرف سے فقیروں اور مسکینوں کے لئے جو مہمان خانہ تھا اس کے باورچی خانہ سے پانی تک گرم نہ کراتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ کی لاعلمی میں ایک مُلازم باورچی خانہ سے پانی گرم کرتا رہا۔ جب آپ کو اس کا عِلم ہُوا تو نوکر کو سخت سُست کہا اور اُتنی لکڑی باورچی خانہ میں داخل کر دی۔

ایک مرتبہ بیت المال میں بہت سے سیب آئے۔ آپ انہیں عام مسلمانوں میں تقسیم کر رہے تھے۔ آپ کے

Marfat.com

ایک چھوٹے بچے نے جو قریب ہی کھیل رہا تھا ایک سیب اٹھا لیا اور کھانے لگا۔ آپ نے وہ سیب فوراً اس کے منہ سے چھین لیا۔ بچہ رونے لگا اور گھر آکر ماں سے شکایت کی۔ ماں نے بازار سے سیب منگا دیا۔ جب آپ گھر تشریف لائے تو سیب کی خوشبو معلوم کر کے بیوی سے پوچھا "یہاں سیب کہاں سے آیا؟" بیوی نے تمام ماجرا بیان کر دیا۔ آپ نے فرمایا "خدا کی قسم میں نے یہ سیب اس کے منہ سے نہیں چھینا تھا بلکہ اپنے دل سے چھینا تھا۔ مجھے یہ پسند نہ تھا کہ میں مسلمانوں کے حصہ کے سیب کے بدلہ میں اپنی آخرت کو برباد کردوں"

آپ کو لبنان کا شہد بہت مرغوب تھا۔ آپ کی بیوی نے حاکم لبنان کو لکھا۔ اس نے بہت سا شہد بھیج دیا۔ جب فاطمہ آپ کی بیوی نے وہ شہد آپ کے سامنے رکھا تو آپ نے پوچھا کہ کہاں سے منگایا؟ آپ نے جواب دیا حاکم لبنان نے بھیجا ہے۔ آپ نے شہد کو بیچ کر اس کی قیمت بیت المال میں جمع کرا دی اور حاکم لبنان کو لکھا "تم نے فاطمہ کے کہنے پر شہد

Marfat.com

بھیجا ہے۔ خدا کی قسم اگر تم نے آئندہ ایسا کیا تو تم اپنے عہدہ پر نہیں رہ سکتے۔

آپ نے حاکم و محکوم اور آقا اور خادم کی تفریق بالکل مٹا دی۔ اور خود مساوات کا عملی نمونہ بن گئے۔ ایک مرتبہ ایک لونڈی آپ کو پنکھا جھل رہی تھی اس کی آنکھ لگ گئی۔ آپ نے پنکھا اٹھایا اور اُسے جھلنا شروع کر دیا۔ جب اس کی آنکھ کھلی تو دیکھ کر گھبرائی۔ آپ نے فرمایا۔ آخر تم بھی تو میری طرح انسان ہو۔ تمہیں بھی گرمی لگتی ہو گی۔ جس طرح تم مجھے پنکھا جھل رہی تھی اِس طرح میں نے بھی تمہیں جھل دیا۔

Marfat.com

پرہیزگاری

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ بیت المال سے اپنے روزانہ خرچ کے لئے صرف دو درہم لیتے تھے۔ جس سے نہایت سادہ زندگی بسر کرتے اس کے علاوہ مسلمانوں کے بیت المال پر اپنا ذاتی خرچ بالکل نہ ڈالتے۔

ایک دفعہ رات کے وقت چراغ کی روشنی میں کچھ سرکاری کاغذات دیکھ رہے تھے۔ اتنے میں آپ کا خادم آیا اور آپ کے ذاتی کاموں کے متعلق گفتگو کرنے لگا۔ حضرت عمرؒ نے خادم کو کہا پہلے چراغ کو گل کر دو پھر مجھ سے بات چیت کرو کیونکہ اس چراغ میں جو تیل جل رہا ہے وہ بیت المال کا ہے۔ اور اس کی روشنی صرف خلافت کے کاموں کے لئے استعمال کر سکتا ہوں۔ میرے ذاتی کاموں کے متعلق اس چراغ کا جلنا جائز نہیں۔

Marfat.com

خادم نے تعمیل کی اور چراغ گل کر دیا۔ جب خادم باتیں کر کے چلا گیا تو آپ نے پھر چراغ جلایا اور امور سلطنت میں مشغول ہو گئے۔ اس سے بڑھ کر دیانتداری اور پرہیزگاری کی کیا مثال ہو سکتی ہے ایک عظیم الشان حکومت کا بادشاہ اپنے نجی کاموں کے لئے بیت المال سے ایک پائی کا تیل بھی خرچ کرنا پسند نہیں کرتا۔

Marfat.com

مہمان نوازی

قاضی یحییٰ بن اکثم کو خلیفہ مامون رشید کے دربار میں بہت بڑا رسوخ حاصل تھا۔ اور وہ اکثر کئی دن اور راتیں شاہی محل میں بسر کرتے۔ آن کا بیان ہے کہ ایک رات مجھے مامون رشید کے پاس سونے کا اتفاق ہوا۔ آدھی رات کے قریب مجھے پیاس محسوس ہوئی۔ میں پانی کے لئے اُٹھا۔ خلیفہ مامون رشید نے مجھے دیکھ لیا اور پوچھا "قاضی صاحب کیا بات ہے؟ میں نے کہا۔ امیرالمومنین پیاس لگی ہے انہوں نے مجھے اپنی چارپائی پر بٹھا دیا اور خود آبدارخانہ میں جا کر پانی لے آئے۔ میں نے عرض کیا "آپ نے اتنی تکلیف کیوں کی۔ کسی خادم کو جگا لیا ہوتا۔" خلیفہ نے جواب دیا "وہ سب سو رہے ہیں انہیں اس وقت کیوں تکلیف دی جائے۔" میں نے کہا میں خود ہی پی لیتا"۔

میرا یہ جواب سُن کر بولے۔ انسان کے لئے یہ بڑے عیب کی بات ہے کہ اپنے مہمان سے کام لے۔

Marfat.com

تواضع

خلفائے عباسیہ کے عیش و عشرت کی رنگین داستانیں تاریخوں اور قصوں میں بہت رنگ آمیزی سے بیان کی گئی ہیں لیکن اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ مطلق العنان حکمران شاہانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ اور حکومت کے روپے کو پانی کی طرح بہاتے تھے۔ مگر خلیفہ مہتدی نے تختِ خلافت پر قدم رکھتے ہی اس بساطِ عیش کو اُلٹ دیا۔ اور اس کی جگہ ایک بوریائے فقر بچھا دیا۔

یہ ایک عادل اور منصف مزاج حکمران تھا۔ اُس نے ایک خاص عمارت بنوائی جسے "قبۃ المظالم" کہتے تھے۔ اس میں وہ روزانہ بیٹھ کر عوام کی شکائتیں سُنتا اور اُن کی دادرسی کرتا۔ عدالت کی کرسی پر بیٹھ کر وہ اپنے اور بیگانے میں کوئی فرق نہ کرتا۔

Marfat.com

اس کی زندگی بالکل درویشانہ تھی۔ اور زُہد و اتقا
کا ایک مجسّم نمونہ تھی۔ ابو العباس بن ہاشم کا بیان
ہے کہ مَیں رمضان کی ایک شام کو خلیفہ مہتدی کے
پاس تھا۔ افطاری کے قریب اُس نے مجھے اپنے پاس
بٹھا لیا اور نماز کے بعد کھانا آیا جس میں صرف دو
روٹیاں۔ کچھ نمک۔ کچھ سرکہ اور کچھ زیتون کا تیل
تھا۔

خلیفہ نے مجھے کھانے پر بٹھا لیا۔ مَیں نے چند لُقمے
لئے۔ میرا خیال تھا کہ یہ محض افطاری ہے۔ اصل کھانا
بعد میں آئیگا۔ مہتدی نے پُوچھا آپ کھانا کیوں نہیں
کھاتے۔ کیا آج روزہ نہ تھا؟ مَیں نے کہا "کیوں
نہیں"۔ پھر کہا "کل روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں؟
مَیں نے کہا "رمضان کا مہینہ ہے۔ روزہ کیوں نہ
رکھوں گا"؟

پھر کہا جو کچھ تمہارے سامنے موجود ہے یہاں اس
کے سوائے کچھ نہیں۔ ابو ہاشم کہتے ہیں کہ یہ سُن کر
مجھے حیرت ہُوئی کہ ایک عظیم الشان بادشاہ کا دسترخوان

Marfat.com

اور اس پر دو روٹیاں اور سرکہ اور زیتون کا تیل اور بس۔

میں نے کہا امیر المومنین "آپ کو خدا نے سب کچھ دے رکھا ہے" اس نے کہا۔ یہ سچ ہے اور اس پر خدا کا شکر ہے۔ مگر یہ خزانہ سب رعایا کا مال ہے اور رعایا کی بہبودی کے لئے خرچ ہونا چاہیئے نہ کہ خلیفہ کے عیش و عشرت پر"۔

Marfat.com

مسکین نوازی

حضرت ربیع بن خثیم تابعین[1] میں سے ہیں۔ وہ ایک زاہد گوشہ نشین تھے۔ لیکن جہاد کے وقت وہ گوشہ نشینی سے نکل کر میدان جنگ میں پہنچ جاتے۔ خلفائے راشدین کے زمانہ میں انہوں نے اکثر جہادوں میں حصّہ لیا اور یہ جہاد محض اللہ کے لئے ہوتے تھے۔ وہ مال غنیمت میں سے ایک پائی تک نہ لیتے تھے۔

اُن کا ہر کام محض اللہ تبارک تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے ہوا کرتا تھا۔ غریبوں اور مسکینوں کو اچھے اچھے کھانے پکوا کر کھلاتے۔ حالانکہ آپ کی غذا بالکل سادہ ہوتی۔

[1] جن لوگوں نے رسُول اللہؐ کا زمانہ بحالت اسلام پایا انہیں صحابی کہتے ہیں صحابہ کے ملنے والوں کو تابعین اور تابعین سے فیض پانے والوں کو تبع تابعین کہتے ہیں۔

Marfat.com

ایک مرتبہ آپ نے اپنے گھر والوں کو ایک نہایت ہی مرغن اور اعلیٰ قسم کا کھانا پکانے کو کہا۔ چونکہ وہ اپنے لئے کبھی کسی چیز کی فرمائش نہیں کرتے تھے اس لئے ان کی بیوی نے نہایت اہتمام سے وہ کھانا تیار کیا۔ جب کھانا پک گیا تو وہ اُسے ایک دیوانہ کے پاس لے گئے جو اُن کے پڑوس میں رہتا تھا اور اُس کے سامنے کھانا رکھ کر اُسے اپنے ہاتھ سے کھلانا شروع کیا۔

اس دیوانے کے مُنہ سے لعاب بہتا جاتا تھا اور حضرت ربیع اس لعاب کو صاف کرتے جاتے اور کھانے کے لُقمے اس کے مُنہ میں ڈالتے جاتے۔ جب اُسے کھلا کر واپس آئے تو بیوی نے کہا "مَیں نے زحمت اُٹھا کر یہ کھانا تیار کیا اور تم نے لے جا کر ایک دیوانے کو کھلا دیا جو یہ بھی نہیں جانتا کہ اُس نے کیا کھایا"۔

آپ نے جواب دیا "لیکن خدا تو جانتا ہے"۔

ایک عالم کی بے نیازی

سُفیان ثوری مشہور محدث اور عالم گزرے ہیں۔ وہ امراء اور سلاطین سے بہت گھبراتے تھے۔ ایک دفعہ خلیفہ مہدی عباسی نے کسی طرح آپ کو دربار میں بلایا۔ آپ شاہی آداب بجا لانے کی بجائے محض السلام علیکم کہتے ہوئے خلیفہ کے سامنے آکر کھڑے ہو گئے۔

مہدی نے محض خوش طبعی کے طور پر آپ سے کہا۔ "آپ مجھ سے بھاگے بھاگے پھرتے ہیں۔ آج تو آپ میرے قبضہ میں پھنس گئے۔ اب جو حکم چاہوں آپ کے متعلق دے دوں"۔

سُفیان ثوری نے جواب دیا "جو حکم تم میرے متعلق کرو گے وہی حکم قادر مطلق تمہارے متعلق کرے گا"۔

اس جواب پر بادشاہ کا چوب بردار کچھ برافروختہ ہوا لیکن مہدی نے اُسے روک دیا۔

Marfat.com

اس کے بعد مہدی نے کہا میں آپ کو کوفہ کا قاضی یا جج مقرر کرتا ہوں۔ اور آپ کو یہ بھی آزادی ہے کہ آپ کے فیصلوں میں کوئی مداخلت نہیں ہو گی۔ پھر مہدی نے حکم لکھ کر پروانہ آپ کے ہاتھ میں دے دیا۔

جب سفیان ثوری دربار سے نکلے تو پروانے کو پرزے پرزے کر کے دریائے دجلہ میں پھینکا اور آپ کہیں روپوش ہو گئے۔ مہدی نے آپ کی بہت تلاش کی لیکن ناکام رہا۔

یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنا زندگی کا مقصد صرف علم کی خدمت سمجھ رکھا تھا اور یہ عہدوں کے بھوکے نہ تھے۔

Marfat.com

علم کا احترام

ایک مرتبہ خلیفہ مہدی کا لڑکا قاضی شریک کی خدمت میں حاضر ہُوا اور اُن کے پاس ٹیک لگا کر کھڑا ہُوا اور ایک حدیث پُوچھی۔ قاضی نے شہزادہ کی طرف توجّہ نہ کی۔ شہزادہ نے دوبارہ قاضی کو مخاطب کرتے ہوئے پھر وہی حدیث پُوچھی لیکن قاضی نے مطلق پروانہ کی۔

لڑکا بھی آخر شہزادہ تھا اور اُس کے دماغ میں حکومت کا نشہ موجود تھا۔ کچھ چمک کر بولا "آپ خلیفۂ وقت کے خاندان کی توہین کرتے ہیں؟"

قاضی نے جواب دیا۔ یہ نہیں۔ البتّہ میں علم کا احترام کرتا ہُوں اور یہ چاہتا ہُوں کہ تُم بھی علم کا احترام کرنا سیکھو۔

شاہزادہ سمجھدار تھا۔ فوراً سمجھ گیا اور گھُٹنے ٹیک کر قاضی کے سامنے ادب سے جا بیٹھا اور پھر حدیث پُوچھی۔ قاضی شریک نے کہا۔ ہاں اِس طرح علم سیکھا جاتا ہے۔

Marfat.com

مستقل مزاجی

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ مشہور صحابی نبی کریمؐ کے پھوپھی زاد بھائی کے بیٹے تھے۔ اِن کی ماں اسماؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بڑی صاحبزادی اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کی بہن تھیں۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے آٹھ سال کی عُمر میں رسُول اللہؐ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ یہ بڑے بہادر شجاع اور حوصلہ مند بزرگ تھے اور طرابلس انہیں کی ہمّت سے فتح ہُوا۔

سیّدنا حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے بعد یزید نے بیعت لینے کی بہت کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکا۔

سیّد الشہدا حضرت امام حسینؓ کے قاتلوں سے بدلہ لینے کے لئے جتنی دفعہ یزید اور اس کے خاندان کے خلاف صف آرائیاں ہوئیں ان سب میں ابن زبیر

Marfat.com

پیش پیش تھے۔ یزید کے مرنے کے بعد جب اموی خاندان کے حالات پراگندہ ہو گئے تو آپ سے کہا گیا کہ آپ شام چلئے اور وہاں سب اکابر آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کو تیار ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تک ایک ایک حجازی کے بدلے میں دس دس شامیوں کا سر قلم نہ کر لوں گا اُس وقت تک میں کچھ کرنے کو تیار نہیں۔

یزید کے بیٹے معاویہ ثانی کی دست برداری کے بعد حجاز۔ عراق۔ شام اور مصر کے تمام بڑے بڑے مُلک آپ کے ساتھ ہو گئے اور انہوں نے ابن زبیر کی خلافت کو تسلیم کر لیا۔ لیکن بعد میں ابن زیاد کی سازش سے مروان کو خلیفہ مقرر کیا گیا۔

مروان کے بعد جب اس کا بیٹا عبدالملک تخت نشین ہوا تو اس وقت بھی حجاز پر ابن زبیر کا قبضہ تھا۔ عبدالملک نے ابن زبیر پر قابو پانے کے لئے حجاج بن یُوسف کو ایک بہت بڑی فوج کے ساتھ ابن زبیر کے مقابلہ کے لئے بھیجا۔ حجاج نے مکّہ معظمہ کا محاصرہ کر لیا اور

Marfat.com

سنگ باری شروع کردی جس سے خانہ کعبہ کی عمارت کو بھی نقصان پہنچا۔

ابن زبیرؓ بڑی بہادری سے لڑتے رہے لیکن آخر آپ مکہ شریف کے اندر محصور ہو گئے اور باہر سے تمام امداد کے ذریعے بند ہو گئے۔ سامان رسد ختم ہو گیا۔ کھانے کے لئے پاس کچھ نہ رہا۔ یہاں تک کہ گھوڑے ذبح کر کے کھانے کی نوبت آ پہنچی۔ ابن زبیرؓ کے دس ہزار آدمیوں نے ہتھیار ڈال کر حجاج کے پاس پناہ لی۔ لیکن ابن زبیرؓ اس حالت میں بھی برابر مستقل مزاج رہے۔ بعض مورخ کہتے ہیں کہ آخر میں اُن کے لڑکوں نے بھی اُن کا ساتھ چھوڑ دیا۔

عبدالملک آپ کو رعایت دینے پر تیار تھا۔ اُس وقت آپ نے اپنی ماں حضرت اسماؓ سے عرض کیا۔ "اماں۔ میرے تمام ساتھی ایک ایک کر کے میرا ساتھ چھوڑ چکے ہیں۔ میرا سامان رسد اور خوراک سب ختم ہے اس حالت میں آپ کیا فرماتی ہیں"۔

اس وقت ابوبکرؓ کی بیٹی نے جو جواب اپنے بیٹے کو

Marfat.com

دیا اس پر عورتوں کی تاریخ ہمیشہ فخر کرتی رہے گی۔ یہ وہ جواب ہے جس نے عورتوں پر کمزوری کے دھبّہ کو دھو ڈالا ہے"

آپ نے فرمایا۔ بیٹا۔ اگر تم حق کے لئے لڑتے ہو تو اب بھی لڑو۔ اگر ناحق کے لئے لڑتے ہو تو تم سے بُرا کون ہو گا۔ اور اگر اپنے مددگاروں اور سامان کی وجہ سے مجبور ہو گئے ہو تو یاد رکھو شریفوں اور دینداروں کا یہ شیوہ نہیں۔ تم کو کب تک دُنیا میں رہنا ہے۔ جاؤ۔ حق پر جان دینا اور سچائی کے لئے فنا ہو جانا دُنیا کی زندگی سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ پھر آپ نے بیٹے کو دُعائیں دیں اور گلے لگا کر رُخصت کیا"

جب ماں نے حضرت ابن زبیرؓ کو سینہ سے لگایا تو جسم کچھ سخت محسوس ہُوا۔ پُوچھا یہ کیا بات ہے حضرت ابن زبیرؓ نے جواب دیا میں نے دوہری زرہ پہن رکھی ہے۔ حضرت اسمآءؓ نے کہا۔ تم شہادت کے طلبگار ہو لیکن جان کو عزیز رکھتے ہو۔ یہ شہدائے حق کا شیوہ نہیں۔

Marfat.com

چنانچہ آپ نے اُسی وقت زرہ اُتار دی ۔ پھر کہا۔ مجھے ڈر ہے کہ میری شہادت کے بعد دُشمن لاش کے ٹکڑے نہ کر دیں ۔ حوصلہ مند ماں نے کہا "بیٹا" جب بکری ذبح ہو جاتی ہے تو خواہ اس کی کھال کھینچی جائے یا اُس کے اعضا کاٹ دیئے جائیں اُسے کوئی پروا نہیں ہوتی ۔

ماں سے رُخصت ہو کر حضرت عبداللہ بن زبیرؓ میدان جنگ میں نکلے اور بہادری اور شجاعت سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے ۔ حجاج نے آپ کی شہادت کے بعد آپ کی لاش کو سُولی پر لٹکا دیا ۔ کئی دن کے بعد حضرت اسمؓا کا اُدھر سے گزر ہوا اور بیٹے کی لاش سُولی پر لٹکتی دیکھ کر فرمایا " ابھی یہ شہسوار سواری سے نہیں اُترا ۔

Marfat.com

خُدا پر بھروسہ

ولید اوّل کے زمانہ میں موسیٰ بن نصیر شمالی افریقہ کا حاکم تھا۔ اس نے ولید سے درخواست کی کہ سپین پر لشکر کشی کی اجازت دی جائے۔ ولید نے جواب دیا کہ پہلے آزمائشی طور پر ایک دستہ فوج وہاں بھیجا جائے تاکہ اِس مُلک کی صحیح حالت کا اندازہ ہو سکے۔ موسیٰ نے اپنے غلام طریف کو چار سو سپاہیوں کے ہمراہ چار کشتیوں میں روانہ کیا۔ وہ اُندلس کے جنوبی جزیرہ نما کے مغربی ساحل پر اُترا اور الخضرا کو تاخت و تاراج کر کے وہاں سے بہت سا مال غنیمت لے کر واپس آیا۔

اس کے بعد ۹۲ھ میں موسیٰ بن نصیر نے اپنے دُوسرے غلام طارق بن زیاد کو سات ہزار فوج کے ساتھ سپین کی مہم پر روانہ کیا۔ یہ اسلامی لشکر طارق کے زیر کمان جزیرہ نما کے مشرقی ساحل پر اُترا اور اُس پہاڑی علاقہ پر قبضہ کر لیا جو آج جبل الطارق کے نام سے مشہور ہے۔

Marfat.com

طارق نے ساحل پر اُترتے ہی سب سے پہلا کام یہ کیا کہ تمام جہازوں کو جن میں اسلامی فوج نے سمندر کو عبور کیا تھا اکٹھا کرکے آگ لگا دی۔ فوج کے سپاہیوں اور دُوسرے ہمراہی افسروں نے کہا۔ طارق یہ عقلمندی نہیں۔ آگے دُشمن ہے اور پیچھے سمندر۔ اگر خدانخواستہ ہم پسپا ہوئے تو کہاں جائیں گے۔ سمندر میں ڈُوب مرنے کے سوائے اور کوئی چارہ نہیں ہوگا۔

طارق نے جواب دیا مسلمان پیچھے ہٹنے اور بھاگ کر جان بچانے کے لئے پیدا نہیں ہوا۔ مسلمان کے لئے پیچھے ہٹنا عار ہے۔ ہمارے سامنے صرف دو سوال ہیں۔ یا تخت یا تختہ۔ یا تو ہم جوانمردی سے جہاد کرتے ہوئے سپین کا تخت و تاج حاصل کریں گے یا سپین میں ہماری قبریں بنیں گی۔ مجھے اپنے اور مسلمانوں کی قوّت بازو پر یقین ہے اور ہمارا اُس قادرِ مطلق پر پُورا پُورا ایمان ہے۔ ہم نے دُنیاوی وسائل و اسباب کو توڑ کر اپنا رشتہ اُس خدا کے ساتھ جوڑ دیا ہے جو مسبب الاسباب ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ ہم اس کی مدد سے کامران و کامیاب

Marfat.com

ہوں گے۔

سپین کے بادشاہ کو جب مسلمانوں کے حملہ کی اطلاع ملی تو بادشاہ راڈرک خود بہ نفس نفیس ایک لاکھ آزمودہ کار سپاہیوں کے ساتھ مقابلہ کے لئے بڑھا۔ طارق کے پاس پہلے سات ہزار سپاہی تھے لیکن بعد کی کمک سے یہ تعداد بارہ ہزار ہوگئی۔ بارہ ہزار ناتجربہ کار نوجوانوں کا ایک لاکھ کہنہ مشق سپاہیوں سے مقابلہ تھا۔ لیکن اس سے پہلے کئی معرکوں میں مسلمان دس ہزار فوج سے ایک لاکھ کو شکست دے چکے تھے۔ اِس لئے یہ بارہ ہزار کی تعداد سپین فتح کرنے کے لئے کافی تھی۔ مسلمان نہایت بہادری اور جانبازی سے لڑے۔ وہ جہازوں کو آگ لگا چکے تھے۔ واپسی کا انہیں خیال ہی نہ تھا۔ اُن کے لئے موت تھی یا فتح۔ بڑے گھمسان کا معرکہ ہُوا۔ اور آخر مسلمانوں نے میدان جیت لیا اور راڈرک شاہِ سپین دریائے لکہ میں ڈوب کر مر گیا۔

Marfat.com

طارق نے ساحل پر اُترتے ہی سب سے پہلا کام یہ کیا کہ تمام جہازوں کو جن میں اسلامی فوج نے سمندر کو عبور کیا تھا اکٹھا کر کے آگ لگا دی۔ فوج کے سپاہیوں اور دُوسرے ہمراہی افسروں نے کہا۔ طارق یہ عقلمندی نہیں۔ آگے دُشمن ہے اور پیچھے سمندر۔ اگر خدانخواستہ ہم پسپا ہوئے تو کہاں جائیں گے۔ سمندر میں ڈوب مرنے کے سوائے اور کوئی چارہ نہیں ہوگا۔

طارق نے جواب دیا مسلمان پیچھے ہٹنے اور بھاگ کر جان بچانے کے لئے پیدا نہیں ہوا۔ مسلمان کے لئے پیچھے ہٹنا عار ہے۔ ہمارے سامنے صرف دو سوال ہیں۔ یا تخت یا تختہ۔ یا تو ہم جوانمردی سے جہاد کرتے ہوئے سپین کا تخت و تاج حاصل کریں گے یا سپین میں ہماری قبریں بنیں گی۔ مجھے اپنے اور مسلمانوں کی قوت بازو پر یقین ہے اور ہمارا اُس قادرِ مطلق پر پُورا ایمان ہے۔ ہم نے دُنیاوی وسائل و اسباب کو توڑ کر اپنا رشتہ اُس خدا کے ساتھ جوڑ دیا ہے جو مسبب الاسباب ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ ہم اس کی مدد سے کامران و کامیاب

Marfat.com

ہوں گے۔

سپین کے بادشاہ کو جب مسلمانوں کے حملہ کی اطلاع ملی تو بادشاہ راڈرک خود بہ نفس نفیس ایک لاکھ آزمودہ کار سپاہیوں کے ساتھ مقابلہ کے لئے بڑھا۔ طارق کے پاس پہلے سات ہزار سپاہی تھے لیکن بعد کی کمک سے یہ تعداد بارہ ہزار ہوگئی۔ بارہ ہزار ناتجربہ کار نوجوانوں کا ایک لاکھ کہنہ مشق سپاہیوں سے مقابلہ تھا۔ لیکن اس سے پہلے کئی معرکوں میں مسلمان دس ہزار فوج سے ایک لاکھ کو شکست دے چکے تھے۔ اِس لئے یہ بارہ ہزار کی تعداد سپین فتح کرنے کے لئے کافی تھی۔ مسلمان نہایت بہادری اور جانبازی سے لڑے۔ وہ جہازوں کو آگ لگا چکے تھے۔ واپسی کا انہیں خیال ہی نہ تھا۔ اُن کے لئے موت تھی یا فتح۔ بڑے گھمسان کا معرکہ ہوا۔ اور آخر مسلمانوں نے میدان جیت لیا اور راڈرک شاہِ سپین دریائے لکہ میں ڈوب کر مر گیا۔

Marfat.com

ایک عادل قاضی

قاضی شریح بن حارث تابعین میں سے تھے وہ حضرت عمرؓ کے زمانہ سے لے کر عبدالملک کے زمانہ تک مسلسل ساٹھ برس تک عہدۂ قضا پر فائز رہے۔

وہ نہایت ہی منصف مزاج۔ دیانتدار اور عدل کرنے والے قاضی تھے۔

ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے پسندیدگی کی شرط پر ایک گھوڑا لیا۔ امتحان میں گھوڑا چوٹ کھا کر داغدار ہو گیا۔ حضرت عمرؓ نے وہ گھوڑا اصل مالک کو واپس کرنا چاہا۔ مالک نے لینے سے انکار کر دیا۔ اس پر تنازعہ ہوا اور شریح بن حارث ثالث مقرر ہوئے۔ انھوں نے امیرالمومنین کے خلاف فیصلہ کیا اور کہا یا تو آپ یہ گھوڑا اسی حالت میں لے لیں یا اسے اُس حالت میں واپس کریں جس حالت میں لیا تھا۔ اس فیصلہ پر حضرت عمرؓ اس پر بہت خوش ہوئے اور انہیں کوفہ کا قاضی مقرر کر دیا۔

Marfat.com

اس کے بعد حضرت علی المرتضیٰؓ کے زمانۂ خلافت کا واقعہ ہے کہ حضرت علیؓ کی زرہ کہیں گر پڑی۔ وہ ایک یہودی کے پاس پائی گئی۔ حضرت علیؓ نے قاضی شریح کی عدالت میں دعویٰ کیا۔ قاضی شریح نے یہودی سے پُوچھا تمہارا کیا جواب ہے۔ یہودی نے کہا میری ملکیّت کا یہ ثبوت کافی ہے کہ زرہ میرے قبضہ میں ہے۔ پھر قاضی نے حضرت علیؓ سے شہادت طلب کی۔ انہوں نے حضرت حسنؓ اور اپنے غلام قنبر کو شہادت میں پیش کیا۔ قاضی نے کہا مَیں قنبر کی شہادت قبول کرتا ہُوں لیکن حضرت حسنؓ کی شہادت مسترد کرتا ہوں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا "کیا آپ نے نبی کریمؐ کا یہ ارشاد نہیں سُنا کہ حسنؓ اور حسینؓ جنّت کے جوانوں کے سردار ہیں؟" شریح نے کہا مَیں نے سُنا ہے لیکن باپ کے حق میں بیٹے کی شہادت قابلِ قبول نہیں۔ اِس فیصلہ کو حضرت علیؓ نے تسلیم کر لیا اور زرہ یہودی کے پاس رہنے دی۔ اِس واقعہ کا یہودی پر اتنا اثر ہُوا کہ اُس نے اقرار کر لیا کہ زرہ حضرت علیؓ کی ہے۔ اس نے کہا تمہارا دین سچا ہے۔ پھر اُس نے اسلام قبول کر لیا۔

Marfat.com

ہمسائیگی کا حق

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے پڑوس میں ایک موچی رہا کرتا تھا۔ وہ دن بھر تو کام کرتا لیکن شام کو جب گھر واپس لوٹتا تو اپنے ساتھ گوشت یا مچھلی لے آتا۔ جسے وہ بھون کر کھاتا اور اس کے ساتھ شراب پیتا! ور جب شراب کے نشے میں بدمست ہو جاتا تو بہت شور کرتا اور عربی کا ایک شعر بار بار پڑھتا جس کا مطلب یہ ہے:

لوگوں نے مجھ کو ضائع کر دیا۔ اور کیسے بہادر کو ضائع کر دیا جو لڑائی میں اُن کے کام آتا۔

اس طرح وہ ہر روز شراب پی کر شور کرتا اور بار بار یہ شعر پڑھتا۔ اگرچہ اس کے شور سے امام صاحب کو بہت تکلیف ہوتی لیکن آپ کبھی اُسے بُرا بھلا نہ کہتے۔

ایک رات جب امام صاحب نماز پڑھنے لگے تو موچی کا شور و غوغا نہ سُنا۔ اور تمام رات اس کی آواز آپ کے

کان ہیں نہ آئی۔ صبح سویرے دُوسرے پڑوسیوں سے پُوچھا تو آپ کو معلوم ہُوا کہ اُسے پولیس گرفتار کر کے لے گئی اور وُہ قید خانے میں ہے۔ آپ نماز سے فارغ ہو کر امیر کے پاس گئے اور موچی کی رہائی کی درخواست کی۔ امیر آپ کے حکم سے سرتابی نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے تعمیل کی اور موچی کو رہا کر دیا۔ بلکہ اُن تمام مجرموں کو بھی رہا کر دیا جو اس رات گرفتار ہو کر آئے تھے +

جب امام صاحب واپس آئے تو موچی بھی ساتھ تھا۔ آپ نے ازراہ تمسخر موچی کو کہا۔ کیوں بھائی۔ ہم نے تو تمہیں ضائع نہیں کیا۔ موچی آبدیدہ ہو کر بولا۔ نہیں آپ نے تو ہمسائیگی کا حق ادا کیا۔ پھر آپ نے اُسے مخاطب کر کے کہا "آخر تُمہیں بھی ہمسائیگی کا حق ادا کرنا چاہیئے۔ موچی نے آپ سے معافی مانگی اور آئندہ شراب پینے سے توبہ کی +

Marfat.com

ایمان داری

حضرت ابو یعقوب رحمۃ اللہ علیہ بڑے نیک اور پارسا بزرگ گزرے ہیں۔ یہ ایک شاہی خاندان کے چشم و چراغ تھے لیکن فقیری اختیار کر لی تھی اور چٹائیاں بنا کر گزارہ کرتے ۔

ایک دفعہ وہ دمشق گئے اور وہاں بیمار پڑ گئے۔ وہاں کوئی پرسانِ حال نہ تھا۔ ایک شاہی باغ میں درختوں اور میووں کی رکھوالی کی نوکری اختیار کر لی۔ وہ چھ مہینے تک وہاں ملازم رہے۔ میوے پکتے رہے اور اُترتے رہے لیکن انہوں نے کبھی کسی گرے پڑے پھل کو بھی ہاتھ نہ لگایا۔

ایک دن سلطان نورالدین سیر کرتا ہوا باغ میں آ نکلا۔ باغ کے افسر نے حضرت ابو یعقوب کو ایک میٹھا انار لانے کا حکم دیا۔ وہ ایک پکا ہوا انار لے آئے۔

Marfat.com

جب بادشاہ نے اُسے چکھا تو وُہ کٹھا تھا۔ افسر نے ایک اور انار لانے کے لئے کہا لیکن وُہ بھی کٹھا تھا۔ پھر حکم دیا اَور لاؤ۔ مگر یہ بھی کٹھا ہی نکلا۔ اب باغ کا افسر جھنجلا کر بولا تم چھ مہینے سے اِس باغ میں نوکر ہو اور اب تک تمہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ کونسا پودا میٹھے پھل کا ہے اور کونسا کھٹے پھل کا؟

ابویعقوب نے نہایت سادگی سے جواب دیا۔ آپ نے مجھے پھلوں کی رکھوالی کے لئے مُلازم رکھا ہے چکھنے کے لئے نہیں۔ جب بادشاہ نے آپ کا یہ جواب سُنا تو پُوچھا آپ کا نام اور وطن؟ ابویعقوب نے اپنا نام اور پتہ بتایا۔ سُلطان آپ کا نام سُن چُکا تھا۔ وہ خود بھی ایمان دار اور پرہیزگار انسان تھا۔ بڑی عزت سے اپنے پاس بٹھایا اور جاتی دفعہ اپنے ہمراہ اپنے محل میں لے گیا اور کئی دن تک بطور مہمان اپنے پاس رکھا۔

Marfat.com

پارسائی

دہلی کا بادشاہ ناصرالدین نہایت ہی سادہ۔ نیک دل اور پارسا تھا۔ جتنا عرصہ وہ بادشاہ رہا اُس نے سرکاری خزانہ سے ایک پیسہ بھی اپنے اور اپنے خاندان پر خرچ نہ کیا۔ وہ اچھا خوشنویس تھا۔ وہ قرآن شریف لکھتا اور اس کی آمدنی سے اپنا اور اپنی بیوی کا پیٹ پالتا۔

اس کی ملکہ گھر کا کام کاج خود کرتی۔ اس کے پاس کوئی خادمہ نہ تھی۔ وہ خود ہی کھانا پکاتی اور کپڑے سیتی۔ غرض گھر کا سارا کام خود ہی کرتی۔ ایک دن روٹی پکانے میں اس کا ہاتھ جل گیا۔ جب بادشاہ سلامت گھر آئے تو کہا "آپ مجھے ایک خادمہ رکھنے کی اجازت دے دیں جو گھر کے کام کاج میں میری مدد کرے"۔

بادشاہ نے جواب دیا۔ بیگم تم جانتی ہو۔ میں

Marfat.com

ایک غریب آدمی ہوں۔ میری آمدنی میرے ہاتھ کی کمائی پر موقوف ہے۔ تم جانتی ہو۔ قرآن مجید لکھتا ہوں اور اس کی آمدنی سے اپنا اور تمہارا پیٹ پالتا ہوں۔ اور اس آمدنی میں ایک خادمہ ملازم رکھنے کی گنجائش نہیں۔ اگرچہ میں بادشاہ ہوں مگر حقیقت میں ایک غریب آدمی ہوں۔ سلطنت کا خزانہ رعایا کی ملکیت ہے۔ میں اسے ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ اسے رعایا کی بہبودی میں خرچ ہونا چاہیئے۔ اگر آج میں اس خزانہ سے کچھ لے لوں تو کل خدا کو کیا جواب دوں گا۔ حلال کی کمائی پر صبر شکر کرو۔ خدا تمہیں اس کا اجر دے گا۔

ملکہ بھی بہت ہی شریف اور نیک تھی اس نے بادشاہ کے حکم پر لبیک کہا اور آئندہ کبھی شکایت نہ کی۔

Marfat.com

انکساری

حضرت مالک دینارؒ حضرت حسن بصریؒ کے مصاحبین میں سے تھے۔ اُن کا اصلی نام مالک تھا۔ مالک دینار کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک دفعہ آپ کشتی میں سوار تھے ملاّحوں نے کشتی کا کرایہ طلب کیا۔ آپ نے کہا میرے پاس نہیں۔ انہوں نے آپ کو اِس قدر مارا کہ آپ بے ہوش ہو گئے پھر دُوسری بار کہا اگر تم کرایہ ادا نہیں کرو گے تو ہم تمہیں دریا میں پھینکتے ہیں۔ اتنے میں دریا کی مچھلیاں پانی سے باہر نکل آئیں اور ہر ایک کے مُنہ میں ایک ایک دینار تھا۔ مالک نے ایک دینار مچھلی کے مُنہ سے لے کر کشتی والوں کو دے دیا۔ اور اُس دن سے مالک دینار کے نام سے مشہور ہو گئے۔

آپ بہت ہی عابد۔ زاہد اور متواضع تھے۔ ایک دفعہ آپ نے ایک مکان کرایہ پر لیا۔ اُن کے ہمسایہ میں ایک یہودی رہتا تھا۔ آپ کے گھر کا محراب یہودی کے

Marfat.com

مکان کے دروازہ پر تھا۔ یہودی نے وہاں پاخانہ بنالیا اور ہر روز آپ کے مکان میں غلاظت پھینک دیتا۔ اور مکان کو ناپاک اور گندا کرادیتا۔ ایک مدّت تک وُہ ایسا کرتا رہا۔ مگر نہ ہی آپ نے کسی سے شکوہ کیا اور نہ یہودی سے شکایت کی ؞

ایک دن وہ یہودی آپ کے پاس آیا اور کہا۔ اے مالک کیا تجھے میرے پاخانہ سے تکلیف تو نہیں۔ آپ نے فرمایا تکلیف تو ہے لیکن میں نے ایک جھاڑو اور ٹوکری بنالی ہے۔ اس سے صاف کرلیتا ہوں اور پانی سے فرش کو دھو ڈالتا ہوں۔ اس نے کہا آپ ہر روز یہ تکلیف کیسے برداشت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا خداتعالیٰ کا ایسا ہی حُکم ہے مومن غُصّے کو روکتے ہیں اور لوگوں کو معاف کرتے ہیں۔ تم میرے ہمسائے ہو۔ مَیں تم سے شکایت کرکے تمہیں تکلیف نہیں دینا چاہتا ؞

آپ کی انکساری اور صبر کا یہودی پر ایسا اثر ہُوا کہ وہ فوراً مسلمان ہوگیا ؞

Marfat.com

سچائی کی فتح

پرانے زمانہ میں ریل گاڑیاں اور موٹریں نہ تھیں۔ لوگ دُور دراز کا سفر پیدل ہی کرتے اور ایک مقام سے دوسرے مقام کو جانے کے لئے بڑے بڑے قافلوں کے ساتھ ہو لیتے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک قافلہ بغداد کو جا رہا تھا۔ اس میں بہت سے سوداگر تھے جو تجارتی سامان لے جا رہے تھے۔ ان کے ہمراہ ایک چھوٹا سا بچہ بھی تھا جو گھر سے علم حاصل کرنے کے لئے نکلا تھا۔

اُن دنوں راستے بہت خطرناک ہُوا کرتے اور اکثر رہزن مسافروں کو لُوٹ لیا کرتے۔ جب یہ قافلہ ریگستان میں سے گزر رہا تھا تو اچانک ڈاکوؤں نے اُس پر حملہ کر دیا اور تمام سامان لُوٹ لیا۔ انہوں نے سب مسافروں کے کپڑوں کو ٹٹولا اور جو کچھ دستیاب ہُوا ہتھیا لیا۔

Marfat.com

جب وُہ اس کم سن کے پاس آئے تو اُس کے کپڑوں
کو بھی ٹٹولا لیکن انہیں سوائے چند کتابوں کچھ ستّو
اور سُوکھی روٹیوں کے اَور کچھ نہ ملا۔ ایک ڈاکو نے
لڑکے سے سوال کیا۔ کیا تمہارے پاس کچھ اَور بھی ہے؟
اُس نے کہا ہاں۔ پُوچھا کیا؟ لڑکا بولا چالیس روپے۔
ڈاکو نے پھر کپڑوں کو ٹٹولا مگر کچھ نہ ملا۔ وہ سمجھا لڑکا مذاق
کر رہا ہے۔ لڑکے نے کہا۔ مَیں سچ کہہ رہا ہُوں۔ اور
اپنی عبا کا استر دکھایا جِس میں وُہ چالیس روپے سلے
ہُوئے تھے۔ ڈاکو نے وہ روپے نکال لئے اتنے میں
ڈاکوؤں کا سردار بھی آ گیا اور سب نے اُسے تمام قصّہ
کہہ سُنایا۔ سردار نے کہا۔ لڑکے تُو بڑا بے وقُوف ہے۔
اگر تُو انہیں نہ بتاتا تو کسی کو ان روپوں کا پتہ نہ چلتا۔

لڑکا بولا۔ جناب گھر سے رُخصت ہونے پر میری ماں
نے مجھے نصیحت کی تھی کہ بیٹا جُھوٹ نہ بولنا۔ مَیں اپنی ماں
کے حُکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔ اِس لئے مَیں نے
سچ سچ کہہ دیا۔ مَیں وعدہ کر چکا ہُوں کہ ہمیشہ سچ بولوں گا
خواہ اس سے میری جان ہی چلی جائے۔

Marfat.com

لڑکے کی اِس سچی بات سے ڈاکو کے دِل پر گہرا اثر ہوا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور کہنے لگا۔ افسوس یہ چھوٹا لڑکا اپنی ماں کے حکموں کا اِس قدر فرمانبردار ہے لیکن میرے بال سفید ہو گئے ہیں اور مجھے اپنے مالک کے حُکم کا ذرا بھی احساس نہیں۔ پھر اُس نے لڑکے کا برکت والا ہاتھ پکڑا اور رو کر کہنے لگا اے سچے اور ایمان دار لڑکے مَیں تیرے سامنے توبہ کرتا ہُوں اور قسم کھاتا ہُوں کہ آئندہ کبھی اپنے مالک کے حُکم سے مُنہ نہ موڑوں گا۔

اپنے سردار کی یہ حالت دیکھ کر دُوسرے قزّاقوں نے کہا۔ اے سردار پہلے تُو بُرے کاموں میں ہمارا سردار تھا۔ اب اچھے کام میں بھی ہمارا سردار ہی رہے گا۔ سب نے مِل کر توبہ کی اور رہزنی کو چھوڑ کر خُدا کی عبادت میں مصروف ہو گئے۔

یہ سچّائی کی فتح تھی۔ اور یہ چھوٹا بچّہ حضرت شیخ عبدالقادرؒ تھے جو غوث اعظم کے لقب سے مشہور ہیں۔

Marfat.com

ایک بیوہ کی جرأت

ایک دفعہ سلطان ملک شاہ سلجوقی شکار کھیلنے کے لئے گیا۔ جنگل میں رات ہو گئی اور بادشاہ کو اپنے لشکریوں کے ہمراہ ایک گاؤں میں ٹھہرنا پڑا۔ اس گاؤں میں ایک بیوہ رہتی تھی جس کے پاس ایک ہی گائے تھی جس کے دودھ سے وہ اپنے تین بچوں کی پرورش کرتی۔

شاہی آدمیوں نے گائے کو زبردستی پکڑ کر ذبح کر لیا جب بیوہ کو خبر ہوئی تو وہ بدحواس ہو گئی مگر اُن سے مقابلہ کی تاب نہ تھی۔ آخر اس نے بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دادخواہی کا ارادہ کیا لیکن افسروں نے انہیں بادشاہ تک پہنچنے نہ دیا۔

دوسرے دن اُسے معلوم ہوا کہ بادشاہ فلاں راستہ سے شکار کے لئے نکلے گا وہ اصفہان کی نہر کے پل پر جا کر بیٹھ گئی اور جب وہاں سے بادشاہ کا گزر ہوا

Marfat.com

تو اُس کا راستہ روک کر کھڑی ہوگئی اور بادشاہ کو مخاطب کر کے بولی!

"اے الپ ارسلاں کے بیٹے! میرا انصاف اِس پُل پر کرے گا یا پُل صراط پر کرے گا؟"

بادشاہ اور اس کے ہمراہی ایک بُڑھیا کی جرأت اور بے باکی کو دیکھ کر حیرت زدہ ہوگئے۔ بادشاہ گھوڑے سے نیچے اُترا اور کہا "مَیں پُل صراط پر فیصلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ مَیں ابھی فیصلہ کروں گا۔ اے امّاں مجھے بتا تو کیا فیصلہ چاہتی ہے"۔

بُڑھیا نے تمام ماجرا کہہ سُنایا۔ بادشاہ نے لشکریوں کی اس غاصبانہ روش پر اظہار افسوس کیا اور اُسی وقت حکم دیا کہ بُڑھیا کو ایک گائے کے عوض ستّر گائیں دی جائیں۔ اور دوبارہ معذرت کرتے ہوئے بُڑھیا سے التجا کی کہ وہ اس کا گناہ بخش دے۔ جب تک بُڑھیا رضامند نہ ہوئی اُس وقت تک بادشاہ اپنے گھوڑے پر سوار نہ ہُوا۔

Marfat.com

ارشاداتِ نبویؐ

اسلام اور ایمان

اسلام کیا ہے

ابن عمر رضی اللہ عنہ؛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِسلام پانچ چیزوں پر مبنی ہے (۱) اِس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوائے اور کوئی معبود نہیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں (۲) نماز کا قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا۔ (۴) حج کرنا۔ (۵) رمضان کے روزے رکھنا + (بخاری)

کونسا اِسلام افضل ہے

حضرت ابوموسٰیؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول خداؐ سے پوچھا کونسا اِسلام افضل ہے۔ آپؐ نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں + (بخاری)

Marfat.com

اچھا اسلام

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول خدا صلعم سے پوچھا کونسا اسلام اچھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو اُس شخص کو کھانا کھلائے اور سلام کہے جس کو تُو جانتا ہے اور جس کو تُو نہیں جانتا ۔ (بخاری)

کامل مسلمان کی علامت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ تُم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے ۔ (بخاری)

شرک بڑا ظلم ہے

عبداللہ ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ شرک بہت بڑا ظُلم ہے ۔ (بخاری)

مُسلمان اور منافق کی تمیز

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جس شخص میں چار خصلتیں ہوں وہ خالص منافق ہے۔ جس میں یہ خصلتیں ہوں گی اس میں نفاق کی عادت ہو گی اوّل یہ ہے کہ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو

Marfat.com

خیانت کرے۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ اور جب معاہدہ کرے تو توڑ دے اور جب جھگڑا کرے تو گالی بکے ۔ (بخاری)

فسق حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ۔ (بخاری)

کسی کو کافر نہ کہو حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریمؐ کو فرماتے سُنا کہ کوئی شخص دُوسرے کو فاسق نہ کہے اور نہ کوئی دُوسرے کو کافر کہے۔ کیونکہ اگر کہا اور جس کو کہا وہ ایسا نہیں تو یہ الفاظ کہنے والے پر واپس لوٹ آئیں گے ۔

بڑا گُناہ ایک دفعہ ایک صحابی نے نبی کریمؐ سے پُوچھا۔ کونسا گُناہ بڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا "یہ کہ خُدا کا شریک بناؤ"۔ اس نے عرض کیا اس کے بعد آپؐ نے فرمایا "یہ کہ اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گی ۔ (بخاری)

توحید جو شخص ایسی حالت میں مرجائے کہ اس کو یقین ہو

Marfat.com

کہ اللہ جلّ جلالہٗ کے سوائے کوئی عبادت کے لائق نہیں تو وہ جنت میں جائے گا۔ (مسلم)

حیا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان کے ساٹھ سے اُوپر شعبے ہیں۔ اور حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے (بخاری)

مومن کی علامت

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ جس شخص میں یہ تین چیزیں پائی جائیں گی اس کو ایمان کی شیرینی حاصل ہو گی۔ اوّل یہ کہ۔ اللہ اور اس کا رسُول اُسے تمام دُنیا اور اس کی چیزوں سے محبُوب ہوں۔ دُوسرے یہ کہ جس کسی کو وہ دوست رکھتا ہو وہ محض اللہ کے لئے دوست رکھتا ہو۔ تیسرے یہ کہ کفُر میں لَوٹنے کو ایسا بُرا مانے جیسے آگ میں گرائے جانے کو (بخاری)

دُو مُسلمانوں کا لڑنا

حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ مَیں نے رسُول اللہ کو فرماتے سُنا کہ جب دُو مسلمان تلواروں سے لڑیں تو قاتل اور مقتُول دونوں دوزخ میں ہیں۔ مَیں نے عرض کیا۔ یا

Marfat.com

رسول اللہؐ قاتل تو خطاوار ہے لیکن مقتول کیوں دوزخ میں مرجائے گا۔ فرمایا وہ اپنے مقابل کے قتل کی حرص کرتا ہے ٭ (بخاری)

مومن رحیم ہوتا ہے

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ تو مومنوں کو ایک دوسرے پر رحم و نوازش کرتے دیکھے گا۔ مانند بدن واحد کے کہ جب ایک عضو کو مریض پاتا ہے تو اُس کے جسم کے تمام اعضا بے قرار ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

ہمسایہ سے نیک سلوک

ابو شریحؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ خدا کی قسم نہیں ایمان رکھتا۔ خدا کی قسم نہیں ایمان رکھتا۔ خدا کی قسم نہیں ایمان رکھتا۔ عرض کیا گیا کون! فرمایا وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے بیخوف نہ ہو ٭

حیا

عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ حیا ہمیشہ باعث خیر ہوتی ہے ٭

Marfat.com

رسالت

مومن کی شناخت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کو اس کے ماں باپ اور اولاد سے محبُوب نہ ہو جاؤں ٭ (بخاری)

رسُول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم سے سُنا۔ آپؐ فرماتے تھے جس نے میری اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اُس نے خدا کی نافرمانی کی ٭

رسُول کا نافرمان دوزخ میں

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے

Marfat.com

کہ رسُول اللہؐ نے فرمایا کہ میری اُمّت کے سب لوگ جنّت میں داخل ہوں گے سوائے اُن کے جنہوں نے انکار کیا۔ عرض کیا یا رسُول اللہ انکار کون کرتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنّت میں داخل ہُوا۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اُس نے انکار کیا۔ (بخاری)

اتباعِ سُنّت

حضورؐ نے فرمایا۔ جس نے میری سُنّت کو دوست رکھا۔ اُس نے مجھ کو دوست رکھا۔ اور جس نے مجھے دوست رکھا۔ وہ میرے ساتھ جنّت میں ہوگا۔ (ترمذی)

پُورا مومن

تم میں سے کوئی پُورا مومن نہ ہوگا جب تک اس کی خواہش اس چیز کی تابع نہ ہوجائے جس کو میں لایا ہُوں۔ (مشکوٰۃ)

بخیل

وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اُس نے مجھ پر دُرود نہ بھیجا۔ (ترمذی)

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ

Marfat.com

نبی کریمؐ نے فرمایا قیامت کے دِن تمام لوگوں سے میرے قریب تر وہ شخص ہے جو مجھ پر دُرود بھیجنے والا ہے۔ (ترمذی)

حُسنِ معاشرت

صلہ رحمی

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریمؐ کو فرماتے سُنا۔ جو چاہتا ہے کہ اس کا رزق فراخ کیا جائے اور اس کی عمر دراز کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری)

ماں باپ کا حق

ایک صحابی نے رسُول اکرمؐ سے پُوچھا اولاد پر ماں باپ کا کیا حق ہے۔ فرمایا وہ تمہاری جنت اور دوزخ ہے۔ (ابن ماجہ)

فحش کلمہ سے بچو

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریمؐ کی زبان مُبارک سے کبھی سہواً بھی کوئی فحش کلمہ نہیں نکلا۔ آپؐ نے بُرائی کا بدلہ کبھی بُرائی سے نہیں دیا۔ بلکہ آپؐ درگزر فرماتے اور معاف کر دیتے۔

Marfat.com

بڑوں کی عزّت

ایک دفعہ ایک بوڑھا آدمی نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن اہل مجلس نے اس کے لئے جگہ خالی کرنے میں دیر کی حضورؐ نے فرمایا "جو شخص ہمارے چھوٹوں پر لطف نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ÷ (ترمذی)

صلہ رحمی

نبی کریمؐ نے فرمایا تعلقاتِ قرابت کو منقطع کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا ÷ (بخاری)

حُسنِ معاشرت کے زیادہ حق دار

ایک صحابی نے عرض کیا میری حُسنِ معاشرت کا سب سے زیادہ مُستحق کون ہے۔ فرمایا۔ تمہاری ماں۔ اُس نے کہا اس کے بعد۔ فرمایا۔ ماں۔ عرض کیا پھر۔ فرمایا ماں۔ عرض کیا پھر۔ فرمایا۔ ماں۔ اس نے کہا پھر۔ حضورؐ نے فرمایا تمہارا باپ ÷ (بخاری)

کونسا کام خدا کو محبوب ہے

ایک دفعہ ایک صحابی نے حضور نبی کریمؐ سے پُوچھا خدا کو کونسا کام سب سے محبُوب ہے۔ فرمایا "وقت پر نماز پڑھنا۔ اُس نے پُوچھا پھر۔ فرمایا۔ ماں

Marfat.com

باپ کے ساتھ سلوک کرنا۔ اُس نے پُوچھا پھر۔ فرمایا خُدا کی راہ میں جہاد کرنا۔ (ترمذی)

بیوی سے حُسنِ معاشرت

نبی کریمؐ نے فرمایا۔ سب سے کامل ایمان اُس مسلمان کا ہے جو سب سے زیادہ خُوش خلق ہو۔ اور تمُ میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی بیوی کے لئے بہتر ہو۔

عورتوں سے نرمی کرو

بخاری میں روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا۔ عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو۔ کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں۔ اور پسلی میں سب سے ٹیڑھا حصّہ اس کے اُوپر کا ہوتا ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنا چاہو گے تو وُہ ٹوٹ جائے گا اور اگر چھوڑ دو گے تو ہمیشہ ٹیڑھا رہے گا۔ تم عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو۔

کسی کے خاندان میں جھگڑا کرنا

حضور نبی کریمؐ نے فرمایا جس شخص نے کسی کی بیوی اور غلام میں ناگواری پیدا کرائی وہ ہم میں سے نہیں۔ (ابو داؤد)

Marfat.com

ہمسایوں سے نیک سلوک

صحیح مسلم میں روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے حضرت ابوذر کو ہدایت فرمائی "اے ابوذر جب تم سالن پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈال لیا کرو اور اپنے پڑوسیوں کو دیا کرو"۔ (مسلم)

مسلمانوں سے سلوک

رسول اللہؐ نے فرمایا "جو شخص خدا اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیئے کہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے اور جو شخص خدا اور قیامت کے دن پر ایمان لایا۔ اُسے چاہیئے کہ اپنے مہمان کا جائزہ عزت کے ساتھ دے۔ عرض کیا گیا۔ مہمان کا جائزہ کیا ہے۔ فرمایا۔ ایک دن اور ایک رات۔ (یعنی ایک دن اور ایک رات اس کی خاص خاطر مدارات کرے) پھر فرمایا۔ مہمانی تین دن کی ہے۔ اس کے بعد مہمان پر صدقہ ہو گا"۔ (ترمذی)

مریض کی عیادت

ترمذی میں روایت ہے۔ کہ نبی کریمؐ نے فرمایا "جس شخص نے کسی مریض کی عیادت کی۔ یا محض دینی تعلق کی بنا پر

Marfat.com

اپنے بھائی کی ملاقات کو گیا۔ تو اس حالت میں ایک منادی اُسے پکار کر کہے گا۔ تم اچھے۔ تمہارا جانا اچھا۔ تم نے جنت میں اپنا ٹھکانا بنا لیا۔

بیمار کی عیادت

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کرتا ہے تو وہ جنت کی میوہ خوری کا مستحق ہو جاتا ہے۔ (ترمذی)

خرید و فروخت میں نرمی

حضور نبی کریمؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو جنت میں داخل کر دیا جو خریدتے اور بیچتے اور ادا اور وصول کرتے وقت نرمی کرتا تھا۔ (نسائی۔ ابن ماجہ)

خدمتگار کے حقوق

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے پاس اس کا خادم کھانا لے کر آئے تو اُسے اپنے ساتھ بٹھا کر کھلائے اور اگر اپنے ساتھ نہ بٹھا سکے تو ایک یا دو لقمے دے دے کیونکہ اُس نے اس کے پکانے کی زحمت برداشت کی ہے۔

Marfat.com

معافی

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آٹھ سال کی عمر سے نبی کریمؐ کی خدمت شروع کی اور اٹھارہ برس کی عمر تک آپ کی خدمت میں رہا۔ اس دس سال کے عرصہ میں ایک دفعہ بھی حضورؐ نے نہ مجھے جھڑکا نہ ڈانٹا نہ گالی دی۔ اگر مجھ سے کوئی نقصان ہو جاتا تو آپ بالکل ناراض نہ ہوتے۔ اگر گھر کا کوئی آدمی مجھ کو ملامت کرتا تو آپ اسے یہ کہہ کر چپ کرا دیتے کہ خدا کو ایسا ہی منظور تھا۔

حیوانوں پر رحم

ایک دفعہ ایک سفر میں ایک صحابی نے ایک چڑیا کے دو بچے پکڑ لیے چڑیا ان کی محبت سے ان کے سر پر منڈلانے لگی۔ حضورؐ نبی کریمؐ نے جب دیکھا تو فرمایا۔ کس چیز نے اس کو بے قرار کر دیا ہے۔ اس کے بچوں کو چھوڑ دو ۔ (ابوداؤد)

ہر انسان رحم کرنے والے پر رحم ہوگا

ترمذی میں روایت ہے کہ رسولِ خدا نے فرمایا رحم کرنے والوں پر خدا رحم کرتا ہے تم زمین کے رہنے والوں پر رحم کرو تم پر وہ رحم کرے گا

Marfat.com

جو آسمان پر ہے ؎

جانوروں پر ظلم

ایک عورت پر اس لئے عذاب ہوا کہ اس نے ایک بلّی کو باندھ دیا تھا اور اُسے بھوکا رکھا یہاں تک کہ وہ مر گئی - اس لئے وہ جہنّم میں داخل کی گئی ؎ (بخاری)

جانوروں کو اچھّا کھلانا

ایک دفعہ نبی کریمؐ نے ایک اونٹ کو دیکھا. جس کی پیٹھ کمزوری سے پیٹ کے ساتھ مل گئی تھی. حضور نے فرمایا - ان بے زبانوں کے معاملہ میں خدا سے ڈرو اُن پر سواری کرو تو ان کو بہتر حالت میں رکھ کر. اور اگر کھاؤ تو بہتر حالت میں رکھ کر ؎

آداب

سلام

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ چھوٹا بڑے کو اور گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور قلیل[1] کثیر[2] کو سلام کرے ؎ (بخاری)

[1] تھوڑی تعداد ؎ [2] بڑا گروہ

Marfat.com

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونا

حضرت عامرؓ بن ربیعہ سے روائیت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا جب تم سے کوئی کسی جنازہ کو دیکھے تو چاہیئے کہ اس کے ہمراہ جائے اور اگر نہ جا سکے تو اسے چاہیئے کہ جنازہ دیکھ کر کھڑا ہو جائے۔ اور جب جنازہ میں شریک ہو تو جنازہ رکھنے سے پہلے نہ بیٹھے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ ہر جنازہ کے لئے کھڑے ہو جاؤ خواہ وہ یہودی کا ہو۔

پاخانہ میں قبلہ رُخ نہ بیٹھو

حضرت ابُو ایوبؓ سے روائیت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جب تم پاخانہ کے لئے بیٹھو تو اپنا مُنہ یا پیٹھ قبلہ کی طرف نہ کرو۔ (بخاری)

گوبر اور ہڈی سے استنجا نہ کرو

بخاری میں روایت ہے کہ حضورؐ نے گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا

خُطبہ میں چُپ رہنا

حضرت ابُو ہریرہؓ سے روائیت ہے کہ نبی کریم نے فرمایا۔ کہ

Marfat.com

جب خطیب جمعہ کا خطبہ پڑھ رہا ہو تو کسی کو "چُپ ہو جاؤ" کہنا بھی لغو ہے ۔ (بخاری)

کسی کھانے کو بُرا نہ کہو

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریمؐ نے کبھی کسی کھانے کو بُرا نہیں کہا ۔ اگر پسند آتا تو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے ۔ (بخاری)

ایک جُوتا پہننا منع ہے

بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے ۔ چاہے دونوں اتار دے چاہے دونوں پہن لے ۔

داڑھیاں چھوڑو اور مونچھیں کتراؤ

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے فرمایا کہ مُشرکوں کی مخالفت کرو ۔ داڑھیاں چھوڑو اور مونچھیں کتراؤ ۔

سر کے بال

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے سر کے کچھ بال رکھنے اور کچھ بال منڈانے سے منع فرمایا ۔

Marfat.com

کسی کے مکان میں نہ جھانکو

بخاری میں سہل بن سعدؓ سے روایت ہے۔ کہ حضورؐ نے کسی کے مکان میں جھانکنے کو بہت برا خیال فرمایا

رات کو بستر جھاڑنا

بخاری میں روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جب تم رات کو سونے لگو تو اپنے بستر جھاڑ دو۔

راستہ میں بول و براز کرنا

نبی کریمؐ نے ان لوگوں پر لعنت فرمائی جو راستہ میں یا درختوں کے سایہ میں بول و براز کرتے ہیں۔ اس طرح آپ نے کسی برتن میں پیشاب کرنے سے بھی منع فرمایا۔

کپڑوں کو صاف رکھنا

بخاری میں روایت ہے کہ ایک دفعہ نبی کریمؐ کہیں تشریف لے جا رہے تھے راستہ میں آپ کو دو قبریں نظر آئیں۔ آپ نے فرمایا ان میں سے ایک پر اس لئے عذاب ہو رہا ہے کہ وہ کپڑوں کو پیشاب سے محفوظ نہیں رکھتا تھا۔

مسجد میں تھوکنا

ایک دفعہ نبی کریمؐ مسجد میں تشریف لائے

Marfat.com

دیواروں پر جا بجا تھوک کے دھبے دیکھے۔ آپ کے ہاتھ میں کھجور
کی ٹہنی تھی۔ آپ نے کھرچ کر تمام دھبے مٹا دیئے اور لوگوں کو مخاطب
کر کے فرمایا۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ کوئی شخص تمہارے سامنے آکر
تمہارے منہ پر تھوک دے۔ جب کوئی شخص نماز پڑھتا ہے۔ تو
خدا اس کے سامنے اور فرشتے اس کی داہنی جانب ہوتے ہیں
اس لئے انسان کو سامنے اور دائیں جانب تھوکنا نہیں چاہیئے

بدبودار چیزیں کھا کر مسجد میں نہ جاؤ

حضور نبی کریمؐ کو بودار چیزوں مثلاً پیاز
لہسن اور مولی سے نفرت تھی جس کا حکم تھا کہ یہ چیزیں کھا کر مسجد
میں نہ آئیں۔ بخاری میں حدیث ہے کہ جو شخص پیاز۔ لہسن
کھائے وہ ہمارے پاس نہ آئے اور ہمارے ساتھ نماز
نہ پڑھے

ہاتھ دھونا

صحیح مسلم میں روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا
جب تم میں کوئی شخص سو کر اٹھے تو جب تک اپنے
ہاتھ تین بار دھو نہ لے برتن میں نہ ڈالے۔ کیونکہ سونے میں معلوم
نہیں کہ اس کا ہاتھ کس جگہ پڑا تھا۔

Marfat.com

ڈالے کیونکہ سوتے میں معلوم نہیں کہ اس کا ہاتھ کس جگہ پڑا تھا۔

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرو

تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔

غسل خانہ میں پیشاب نہ کرو

تم میں سے کوئی شخص اپنے غسل خانہ میں پیشاب کر کے پھر اُس میں نہ نہائے۔ (ابو داؤد)

صفائی

نبی کریمؐ نے فرمایا۔ خدا پاکیزہ ہے اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ تم اپنے صحنوں کو پاک صاف رکھو۔ اور یہود کی مشابہت اختیار نہ کرو۔ (ترمذی)

دائیں ہاتھ سے کھاؤ

تم میں سے کوئی شخص نہ بائیں ہاتھ سے کھائے اور نہ بائیں ہاتھ سے پئے۔ کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا پیتا ہے۔ (مسلم)

اکٹھے مِل کر کھانا

اکٹھے مِل کر کھاؤ اور خدا کا نام لے کر کھاؤ تو برکت ہوگی۔ (ابو داؤد)

Marfat.com

پانی پینے کے آداب

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریمؐ نے کھڑے ہوکر پانی پینے سے منع فرمایا۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ پانی پیتے وقت برتن میں سانس نہیں لینا چاہیئے (بخاری اور ترمذی کی ایک حدیث میں ہے کہ ایکبار میں اونٹ کی طرح پانی نہ پیو بلکہ دو یا تین سانس میں پیو۔

اُٹھنے بیٹھنے کے آداب

ترمذی میں روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ تم میں کوئی شخص اپنے بھائی کو اُٹھا کر اُس کی جگہ نہ بیٹھے۔

مجلس کے آداب

ترمذی میں روایت ہے کہ آدمی کسی مجلس میں پہنچ کر پہلے السلام علیکم کہے پھر جب اُٹھنے کی نوبت آئے تو اُسی طرح سلام کر کے اُٹھنا چاہیئے۔

سونے کا طریقہ

ایک دفعہ نبی کریمؐ نے ایک صحابی کو پیٹ کے بل سوتے ہوئے دیکھا

Marfat.com

تو فرمایا سونے کا یہ طریقہ خدا کو پسند نہیں ۔ (ابو داؤد)

اچھّے اَور بُرے کام

سات چیزوں سے بچو

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا۔ سات مُہلک چیزوں سے بچو۔ اللہ کا شریک بنانا۔ جادُو کرنا۔ اس جان کو قتل کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام (ناجائز) قرار دیا ہے۔ سُود کھانا۔ یتیم کا مال کھانا۔ جہاد کے دن جماعت کو پیٹھ دکھا کر بھاگ جانا۔ پاکدامن مومنہ عورت پر تہمت لگانا ۔ (بخاری)

خودکشی حرام ہے

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ خودکشی کرنے والا دوزخ میں ہوگا ۔

چُغل خور پر جنّت حرام

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ چُغل خور جنّت میں

Marfat.com

داخل نہ ہوگا۔ (بخاری)

سود کھانا

ابن مسعود سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے لعنت کی سود لینے والے کو۔ سود دینے والے کو۔ اور لکھنے والے کو اور گواہوں کو۔ (ترمذی)

کبیرہ گناہ

ترمذی میں روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ ناحق خون کرنا اور جھوٹی بات کہنا کبیرہ گناہوں میں سے ہیں۔

بیع میں جھوٹ بولنا

حکیم خرام سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بیع و فروخت کرنے والے مختار ہیں جب تک کہ جدا نہ ہوں پس اگر دونوں نے سچ بولا (عیب و صواب کو بیان کر دیا) تو اُن کو ان کی بیع میں برکت دی جائے گی اور اگر انہوں نے چھپایا اور جھوٹ بولا تو اُن کی بیع کی برکت مٹ جائے گی۔ (بخاری)

ماں کی نافرمانی

مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

ماں کی نافرمانی

مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ماؤں کی نافرمانی کو حرام قرار دیا ہے اور بیٹیوں کے زندہ درگور کرنے اور دوسرے کا حق روکنے کو اور ناحق لینے کو اور مکروہ خیال کیا ہے قیل و قال کو اور کثرت سوال کو اور تضیع اموال کو۔ (بخاری)

مجاہد کی فضیلت

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریمؐ سے پوچھا گیا۔ کہ کون آدمی سب سے بہتر ہے حضورؐ نے فرمایا۔ وہ مومن جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی جان اور مال سے مجاہدہ کرتا ہو پھر عرض کیا۔ اس کے بعد کون؟ آپؐ نے فرمایا وہ مومن جو کسی گھاٹی میں رہ کر خدا سے ڈرتا ہو اور لوگ اس کے شر سے بچے رہیں۔ (بخاری)

جہاد کا ثواب نیت پر

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریمؐ کے پاس آکر کہنے لگا۔ یارسول اللہ۔ بعض لوگ مال غنیمت حاصل کرنے کے لئے لڑتے ہیں بعض شہرت کی خاطر اور بعض بہادری دکھانے کی خاطر۔ تو ان میں اللہ کے لئے کون لڑتا ہے؟ فرمایا۔ وہ شخص جو اس لئے لڑتا ہے کہ خدا کا کلمہ بلند ہو۔

Marfat.com

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا۔ کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ اُسے چاہیئے کہ نہ اس پر ظُلم کرے اور نہ اُسے ہلاکت میں ڈالے جو اپنے بھائی کی حاجت روائی کرے گا۔ اللہ اُس کی حاجت روائی کرے گا۔ جو کسی مسلمان سے اس کی تکلیف دور کرے گا تو خدا تعالےٰ قیامت کے دن اس کی مصیبتوں سے کوئی مصیبت دُور کرے گا۔

جنّت تلواروں کے سایہ میں

صحیح بخاری میں حضرت عبدُ اللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ رسُول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو دشمن سے مُلاقات کی تمنّا نہ کرو۔ اور اللہ سے عافیت کی دعا مانگو۔ اور جب تم اس سے لڑو۔ تو پھر صبر کرو اور یقین جانو کہ جنّت تلواروں کی چھاؤں کے نیچے ہے۔

Marfat.com

تین نیکیاں

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا نے فرمایا۔ قیدی چھوڑاؤ۔ بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔ اور مریض کی بیمار پرسی کرو۔ (بخاری)

ریشم کا پہننا اور سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا حرام ہے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ ریشم اور دیبا نہ پہنو اور سونے چاندی کے برتنوں میں مت کھاؤ۔ (بخاری)

خیانت کرنے والے جہنمی ہیں

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح بخاری میں ہے کہ ایک شخص نے ایک عبا کی خیانت کی اور جب وہ مرگیا تو رسول خدا نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں ہے۔

عہد شکن کی سزا

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ ہر عہد شکن کو

Marfat.com

قیامت کے دن ایک جھنڈا دیا جائے گا تا کہ اس کی عہدِ شکنی کی شہرت ہو۔ یعنی قیامت کے دن اس کو ذلیل کیا جائے گا۔ (بخاری)

بیوہ اور مسکین کی امداد

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ بیوہ اور مسکین کے لئے کوشش کرنے والا (اُن کی مدد کرنے والا) ایسا ہے جیسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا یا تمام رات عبادت کرنے والا یا تمام دِن روزہ رکھنے والا۔

اتفاق

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا باہم بغض اور حسد نہ رکھو۔ اور ایک دُوسرے کو پُشت نہ دو۔ اور تم سب اللہ تعالےٰ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ اور کسی مسلمان کو یہ درست نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن تک کلام کرنا بند کر دے۔ (بخاری)

ہمسایہ کا حق

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ مجھے جبرائیل

Marfat.com

علیہ السلام پڑوسی کے ساتھ اچھے برتاؤ کی ہمیشہ وصیت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ عنقریب پڑوسی کو وارث بنا دیں گے۔ (بخاری)

ظلم اور زیادتی

حضرت بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ جس نے کسی سے کوئی زمین زبردستی اور ظلم سے چھین لی تو اُسے ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔ اور حضرت ابن عمرؓ سے اسی حدیث کی تائید میں یہ الفاظ ہیں کہ جس نے کسی سے کچھ بھی زمین ناحق لے لی تو اسے قیامت کے دن ساتوں زمینوں تک دھنسایا جائے گا (بخاری)

غیبت اور بہتان

ایک دفعہ ایک صحابی نے نبی کریمؐ سے دریافت کیا کہ غیبت کسے کہتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اپنے بھائی کی ایسے عیب کا ذکر کرنا جس کو وہ پسند نہ کرتا ہو۔ اس نے دوبارہ پوچھا۔ اگر وہ عیب درحقیقت اس میں موجود ہو۔ فرمایا۔ اگر وہ عیب اس میں موجود ہے۔ تو

Marfat.com

تم نے غیبت کی۔ اور اگر نہیں تو تم نے اس پر بہتان باندھا۔ (ترمذی)

غرور

ترمذی میں روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا۔ جس کے دِل میں ذرہ بھر بھی غرور ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ایک صحابی نے عرض کیا یا نبی اللہ۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا کپڑا اچھا۔ میرا جوتا اچھا ہو۔ فرمایا خدا حسن کو پسند کرتا ہے۔ مغرور وہ شخص ہے۔ جو حق کا انکار کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

تعصّب

ایک دفعہ نبی کریمؐ سے تعصّب کے متعلق پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ تعصّب کے معنی یہ ہیں کہ تم ظلم پہ اپنی قوم کی اعانت کرو۔ (ابوداؤ

حُسنِ خلق

ایک دفعہ جناب رسُولِ خدا نے صحا سے فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ وہ کون کام ہے جو اکثر لوگوں کو جنت میں داخل کرے گا۔ فرمایا۔ وہ اللہ کا ڈر اور نیک خلق ہے۔ (ترمذی)

Marfat.com

Marfat.com

تاج کمپنی لمیٹڈ

لاہور و کراچی

Marfat.com

تاج کمپنی لمیٹڈ
لاہور و کراچی

Marfat.com